THE BOOK WAS
DRENCHED

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222302
UNIVERSAL
LIBRARY

222 302

٨٩١٤ ط ٣١٦
شرع د

قال سید الانس والجان الحیا شعبة من الایمان

از انوار آفتاب ذکای زهره حشم عصمت توام جناب عالیه شمس النسا بیگم نسخه باسم تاریخی

زینت رمضان ۱۲۹۵

معروف به

[illegible] ۱۲۹۰

حسب ارشاد مسترت بنیاد مسند ابا لطف و احسان حافظ محمد عبدالستار خان لازال بالامتنان

از گلگونهٔ مطبع گلشن محمدی باهتمام صاحب مرضا علی نورانی گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرمساران معصیت کار کی کیا تاب طاقت ہے کہ ادای ستایش ایزد پاک
مین زبان کھولین اور مجھ سے یان پُر گناہ و غفلت شعار کو کب یارا و حوصلہ
اور جرأت ہے کہ حمد خالق ارض و افلاک مین سوا کلمۂ عجز کچھ لب پر لاوین مقام
کچھ اور ہے محل غرض خوب ہے کہ جب خود صاحب لولاک ما عرفناک فرماوے
تو ہم بے زبانون سے سوا سکوت کیا بن آسکے بہتر یہی ہے
کہ تا مقدور علی قدر فہم و شعور شکر نعماے شاہد مستور مین تر زبان رہین
اپنی حد سے نہ بڑھین طبیعت سے نہ گڑھین یہ کیا کم ہے کہ ہر دم

حق سبحانہ تعالے ایک نور خاص سے جمیع کائنات
صلوات اللہ علیہم اجمعین کا جلوہ
مظہر انوار رب العالمین
انبیا و مرسلین
نعت سے زبان آدم زاد خاکی بنیاد
کوتاہ و لال ہے کیونکہ بیان ان حال
کیونکہ بیان مین آسکے جہان بہترین
امت ہونیکا افتخار کیا کس سے
ہو کہ اس نعمت کا بھی شکر ادا
ہر بن مو سے درود بے شمار
پڑھا کر اسکے بعد آوارہ کوی
ہیچمدانی ہرزہ گرد اقلیم نادانی

اور بیشتر سخنوران گرامی کی دواوین زبان اردو اور فارسی میں مرتب
ہو کر ہزاروں شعرا کے کلام قیمتی اور مطبوع نظر خاص و عام سے گذر کے
مردوں میں تو بہت لوگوں نے اقلیم سخن کو سر کیا اور سکہ بٹھایا مگر
مستورات میں ہمت مردانہ سے معدودے چند نے در پردہ رسا طباعی
دکھایا اور ان میں سے ایک آدھ سو وہ بھی زبان غیر میں مخفی برآمد ہوا
ہو گئی صاحب دیوان ہو کر مشہور خاص و عام ہو گئی جب سے پھر کیا رنگ
تھا اس فرقے میں کوئی عالی طبع ایسا نہ ہوا کہ تیغ زبان سے جواب دیتا
اور بزور شمشیر کلام اقلیم سخنوری کو چھین لیتا بعد ویرانی دہلی اختر اودھ کا
ستارہ اوج پر آیا یہ سرزمین نزہت آئین مردم خیز کمالات انگیز ہوئی
قدر شناسی رؤسائے وقت سے ہر اہل کمال نے نشو و نما خاطر خواہ پایا
زبان اردو کہ غبار خس محاورات قدیمہ سے منزہ تھی تصرفات اور توجہ جناب
فصاحت مآب شیر بیشۂ سخنوری ماہر ہنرستان یعنی فخر المتقدمین شرف المتاخرین
استاد راسخ جناب شیخ امام بخش ناسخ سے پاک و صاف ہو گئی قابل پسند
سخن سنجان فی الانصاف اور باعث حسد و رشک متعصبان اہل خلاف ہو گئی
اب اگر کوئی کوتاہ خرد نارسا کے تنگ خیال سے اپنے ذہن ناقص میں بیان کیے

٣

بہت لطیف اور نئی کر دی ہے
چشم بد دور ابھی تک اس زبان
فصیح کا جوبن اور نکھار بہت
یادگار ہے حافظ حقیقی عین الکمال
حسود سے بچائے کہ اب نیز
عمل سے اہل کمال منقدم سے بہتر

یعنی بلقیس حشم زہرہ خدم سر سلسلۂ اہل عفت عصمت زیب النساے

دوران فخر بیگمات ہندوستان جناب قدسی آداب عظمہ و محترمہ شمس النسا بیگم

صاحبہ لازالت شموس اقبالہا الی یوم القیامۃ متخلص بہ شرم نے نیرنگ

طباعی اور جوہر باطنی سے رنگ تازہ جمایا یعنی ایک دیوان فصاحت عنوان

زبان اردوے لکھنو مین موزون فرمایا اور بنظر فیض اثر سر خیل سخنوران

جہان استاد شعراے عالی طبعان مسود بیرزادہ وسیر جناب غفران مآب

خواجہ محمد وزیر مرحوم وزیر تخلص مین گذرانا جناب مغفور نے بموجب کلام الملک

ملک الکلام کمال حسن نزاکت اور لطافت سے بقدر ضرورت تصرف کیا

بیشتر غزلون کو انتہا سے خوبی سے بدستور رہنے دیا سکہ ہای طبع نقاد کو

کامل العیار جانا حق یہ ہے کہ کمال خداداد ہے کچھ کسی پر خصوصیت نہین

ہر شخص کی یکسان طبیعت نہین بڑون کی بڑی بات ہی سبحان اللہ

کیا قدرت رب کائنات ہے بیشتر ردیفین بعد انتقال خواجہ صاحب

مرحوم باقی رہ گئین تھین اونکو ۱۲۷۳ ہجری مین موزون فرما کر خلعت

ترتیب اور آراستگی پہنا کر نام تاریخی کی اس احقر سے فرمایش ہوئی

فوراً عروس مضمون کہ مخبر مادہ سال ترتیب ہے ذہن مین گذرا

بر سبیل تذکرہ بیان وقوع ہوا

کی الغرض جناب معظمہ نے ایک قطعہ

بر جستہ فرمایا اور وہ قطعہ تاریخ

پسند فرمایا خلعت قبول سے

نہایت قدر دانی اور ذرہ پروری سے

گذرا

فضل خالق سے بحسن عنوان *

تمام دیوان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیساختہ کہا کہ سبحان اللہ کیا نکھرا ہوا بیان ہے بہت اچھی تقریر ہے
عجب دلکش زبان ہے نور کی بول چال ہے جو مضمون ہے
پری جمال ہے روزمرہ چست محاورے درست بندشیں سلیس بناوٹیں
نفیس شوخی و رنگینی کا نیا رنگ رمز و کنایہ کا اور ہی ڈھنگ
نازک خیالیوں میں صنائع و بدائع کا صرف ناز و نیاز سے بھرا ہوا
حرف حرف شاعری کو ایسی طبیعت پر ناز ہے سخنگوئی کا پہلو ہی
اعجاز ہے جو غزل ہے مطلع سے مقطع تک چیدہ اور انتخاب ہے
جو بیت ہے ابروے خوبان کی طرح لاجواب ہے ہر مصرع میں
لب جان بخش کی تاثیر ہے قافیہ ایک نیا ہے سحر کی تقریر ہے
جہاں مشکل زمینوں میں طبع عالی کو آزمایا ہے سہل ممتنع کا مزہ
دکھایا ہے حقیقت میں سحر بیانی ہی کا نام ہے سبحان اللہ
کیا صورت و دیدہ کلام ہے کہ جسکو دیکھ کر طوطیان ہند کا
ناطقہ بند ہو گیا ہزار سے ایک نالہ موزون نہو سکا اسے حق تعالیٰ
اس شاہد نظم کو حسن قبول ایسا عطا فرمائے کہ جو جمال یوسف معانی
دیکھے زلیخا کی طرح فریفتہ ہو جائے جسطرح ترتیب میں تائید غیبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا ورا ازل سی مین تیری شان کا	نہ کیون ہو ورد ہی کلمہ شہادت کا
ادا ہوا ہمین کچھ حق جو ہی عبادت کا	فقط ہمین تو وسیلہ ہی تیری رحمت کا
گناہی شور ہی جو عالم مین تیری حمد کا	امیدوار ہی ہر ایک گناہ جنت کا
بشر کی واسطے کین خلق نعمتین کیا کیا	کرون مین شکر ادا کون سی عنایت کا
ادا کبھی نہ ہوئی مین نعمت کرم کی ہے	امیدوار جو بندہ ہی تیری رحمت کا
جو تیری خوف سے ہین اہل رنگ کانپتے ہوئے	تو سمجھین اہل عدم زلزلہ قیامت کا
اوپر بندہ نوازی سی بخشش دیگا ہمین	وگرنہ ہمنی کیا کون کام جنت کا
تو ہے کریم و رحیم اور تو ہی ہی غفار	تو ہی ہی مالک و قاسم جحیم و جنت کا

ملک تری رخ گلگون کو دیکھ کر بولی ۔ ہی حیران یہ گل تر ریاض جنت کا

کبھی تو نام کو دو یہیں شکل دکھلا دو ۔ کمال شوق ہی ان آنکھوں کو زیارت کا

ہر ایک بلبل دل کو نہ کسی سوی رجوع ۔ کہ حیران ہی چمن آپ کی شریعت کا

یہ آرزو ہی پڑیں پانچ داغ دل میں مرے ۔ عیاں ہو مظہر پنجتن کی الفت کا

خدا سی تا دم آخر دعا ہی بخشش کی ۔ کہ ایسا پانی بنا اور ایسا کو رحمت کا

یہ آرزو ہی مجھے اپنے سپہر عرب ۔ کروں یہیں آگر ... تربت کا

ہی مجھسی عشق محبت تری وصی سی ۔ یہی وسیلہ ہی روز جزا شفاعت کا

کبھی نہ حرف محبت میں آئیگا ای شرم ۔ کھدا ہی دل کی نگینی پہ نام حضرت کا

یہ ادنی سا اثر ہی لطف ساقی کوثر کا ۔ دل ہے شیشہ بنا شیشہ شراب عشق حیدر کا

جسے جانی سخن ہو ہمیشہ مرد و عالم ۔ بلا شبہہ ہی نفس ناطقہ تو سے پیغمبر کا

لیئے پھرتا ہی جاروب شعاع مہر یوں گردوں ۔ یہ کیا جاروب کش ہی آستان شاہ خیبر کا

مقرب اس سی ہی مشہور ہی سارے فرشتوں میں ۔ کہ جبریل امیں لکھ پاسبان ہے آپکی در کا

شرف حاصل ہو پورا مہر عالمتاب بن جائیں ۔ پڑے پرتو جو ذروں پر ترے رخسار انور کا

بجا ہی قدرت خالق کہوں گر ذات اقدس کو ۔ کہ ای مولا مٹا سکتا ہی تو لکھا مقدر کا

چھپانا زیر دامان کرم لطف و عنایت سے ۔ بہت ڈر گاہی مجکو گرمی خورشید محشر کا

تو مژدہ آمد فصل بہار کا پہونچا
پس فنا خط محبوب نامہ بر لایا
جواب نامی کی جانا مریار کا پہونچا
خدا سی ذرہ تربت پی ابر تو دی ...
پہونچنہ دم ہی تری بیقرار کا پہونچا
جو تری کاکل مشکین کی بو صبا لائی
دماغ عرش پہ اس خاکسار کا پہونچا
دیا جو نامہ مرا جاکر کے قاصد نے ... دلفگار کا پہونچا

خزان گذر گئی موسم بہار کا پہونچا
بغل میں یار ہی ساقی ہی ابر ... پاس
پیام ہجر میں جو وصل یار کا پہونچا
غم فراق سی ... زار کا پہونچا

نہ سمجھا ہوئیگا عاشق بلند رتبہ کوئی
غبار ہو کے [illegible] پہ میری مزار کا پہونچا

ہین آئی غیر کی بگڑا وہ جیان جان ہے
دلا پیام [illegible] نگار کا پہونچا

ہماری خاک کو اک دم مین کر دیا پامال
سمند شوخ پہ کس شہسوار کا پہونچا

صدمے خندہ گل تا قفس لگے آسنے
چمن مین ایک [illegible] ہزار کا پہونچا

پڑی جو عکس گل تر ہزار بل کہائی
کہا کہ شاخ گل [illegible] یار کا پہونچا

مثال غنچہ تو کیون دل گرفتہ ہے ای شمر
خوشی ہو خط ترے اب گلعذار کا پہونچا

پیش نظر ہی مصحف عارض جناب کا
ہر دم مطالعہ ہے خدا کی کتاب کا

[illegible] دیکھ لی تری تیغ عتاب کا
[illegible] کا منہ پھرا [illegible] یارا جواب کا

آیا جو یاد خنجر مژگان [illegible]
دریا [illegible] خون ناب کا

کیا عاشقون [illegible]
[illegible] روز حساب کا

الله رے نازکی مری [illegible]
[illegible] شراب کا

اپنی سوال کی ہوئی [illegible]
[illegible] یار جواب کا

ہوئی [illegible] گھر وہ [illegible] آج [illegible]
افلاک نے دکھایا مزا انقلاب کا

بجلے گرائی [illegible] نے [illegible]
مژگان تر نے لطف دکھایا سحاب کا

[illegible]

جسوقت ذوالجناح پہ شہ تشنہ ہو سوار
بوسہ لیا فرشتون نی آکر رکاب کا

خوشبو کا جسم پاک کا کیا کیجیے بیان
بنجا ہی جسکی غسل سے دریا گلاب کا

فردای حشر ہوگی صنم مجھ سے گفتگو
اوس دن مزا ملیگا سوال و جواب کا

سوئی تمام عمر نہ شرمندگی سے ہم
سہو آ خیال ہجر مین آیا جو خواب کا

ای خضر سمجھین ہم او سے آب حیات ہے
وہ مست ناز دے جو پیالہ شراب کا

انسان نہین وہ جسکو نہوئی حیا و شرم
بھاتا ہی جی سے شرم کو عالم حجاب کا

منہ سی لگایا شوخ نی ساغر شراب کا
لو ہوگیا قران مہ و آفتاب کا

کھلجا ہی بند اگر تری منہ سے نقاب کا
لی نور ہو فلک پہ چراغ آفتاب کا

جلنا ہمارے دل کا ہی پیش نظر مگر
تھمتا نہین جو آگ پہ آنسو کباب کا

پیری خزان کی طرح سے آئی گی ای گلو
مثل بہار جائیگا عالم شباب کا

دی اوس پری کی ہاتھ مین جا کر خط شوق
ای نامہ بر تو کام کر اتنا ثواب کا

آتا ہی جو کوئی اوسی قاصد سمجھتی ہین
کس درجہ انتظار ہی خط کی جواب کا

منہ کو جو آگیا ہی کلیجا جلا ہوا
لوٹا ہی کیا زبان نی مزا اس کباب کا

رونے پہ مستعد دل ناشاد جب ہوا
رومال بنگیا وہین ہر اک اصحاب کا

۹

ظلم کرتا نہ کبھی رحم اوسے آجاتا
وہ صنم گر مرے احوال کا پرسان ہوتا

مین خط سبز دل نگار سمجھتا اوسکو
سبزہ ادس مصحف رخ پہ جو نمایان ہوتا

تو تو کیا ہوتی پری زاد ہزارون تسخیر
میری قبضے مین اگر ملک سلیمان ہوتا

دیکھتا شوق سی برسون مین ترا سبزۂ خط
ہر مہینی کی عوض گر مہ شعبان ہوتا

سلک گوہر ابھی وردوں کی تصدق کرتا
در دندان نظر آتی جو وہ خندان ہوتا

آبرو کرتے ہماری شعرائی دوران
صاف بھی ہمسے جو وصف لب دندان ہوتا

شانہ ہی پیچ سے دنرات کیا کرتا مین
ہاتھ مین میرے جو وہ گیسو پیچان ہوتا

حسن یوسف سی جو خندان تری کمان
دیکھکر آئینہ کسطرح نہ حیران ہوتا

بہت اچھا ہے جبیب ای دست جنون یہی ہو
پیرہن چاک جو ہوتا تو مین عریان ہوتا

لب نگین کی اگر یاد مین مر جاتا مین
قبر کا سنگ مرے لعل بدخشان ہوتا

ہمتو مدت سے تجھے جان چکے ہین کافر
اسقدر ظلم نہ کرتا جو مسلمان ہوتا

لعل و گوہر عوض اشکون کے نکلتے ای چشم
لب دندان کی تصور مین جو گریان ہوتا

منع کرتا تھے مین ای دوست لا حاصل تھا
قتل کرکی وہ مجھے آپ پشیمان ہوتا

مے کشو کشتئ مے ساقی ہوش لاتا
ڈر نہین مجکو اگر نوح کا طوفان ہوتا

نظر آجاتی ابھی برق تجلی ای شرم
غسل کرنیکی لئی ... جو عریان ہوتا

۱۰

دیکھی کیا ہو کہ یہ پیشکش رہنی لگی
تیغ ابرو مین غضب کی ہوئی جوہر پیدا

سر سی پا تک تو ہی اک نور کا بنگلا ای ماہ
نہوا اور نہوگا ترا ہمسر پیدا

دیکھتی ہی صف مژگان کو تری او سفاک
چاہی دل پہلو مین میرے ہوئی نشتر پیدا

یاد مین اوس فرید نداکی جو مین رونی لگا
چشمۂ اشک سی میری ہوئے گوہر پیدا

اوسکی قامت کو بھلا کیون نہ قیامت کہیے
چال سی جسکی ہوا فتنۂ محشر پیدا

ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑہتا جاتا
ایک پرزا جو لکھون اوس سے ہو دفتر پیدا

میرے پیر تو سی ہوئے خلق چمن مین قمری
تیری سائی سے ہوئی سرو و صنوبر پیدا

الفت عارض جانان جو اسی ہی مجہی
شکل آئینہ ہوا آہ مین ششدر پیدا

پرتو خال رخ یار بنا نافۂ مشک
سایۂ زلف سی اوسکی ہوا عنبر پیدا

آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت خرام
تجکو صانع نے کیا رشک سکندر پیدا

یار اگر آئی ابھی یہ مرے آنسو تھما ئین
نکلے خورشید تو ہرگز نہون اختر پیدا

تمنے افشان چنی چاند سی پیشانی پر
ہوگئی چہرۂ مہتاب پر اختر پیدا

کیون نہ سی ملکی کہاتی نہین تم شرم سی دانت
کیا شب قدر مین ہوتی نہین اختر پیدا

کیون نہون شمس و قمر انکی تصدق ای شرم
نور حق سے ہوئے ہین احمد و حیدر پیدا

دل جگر دونون کو کنگها تکڑی اوڑا یا تونی
خوف لاکهون سی عشاق کی ای شمع جان
جب مری پاس کبهی یاری آنا سو قوت
غصی سی تیور چڑہاتی ہین وہ جب آتی ہین
زخم دونا سو کبهی تصور ہی رکہا اوسنی
اشک آنکهون مین بہا آگی جو ہنسا تی ہی

اپنی ہستی کا بهی ظالم نہ ٹهکانا چهوڑا
تونی ہونٹهون پہ نہ لالی کا جمانا چهوڑا
مین یہ خود رفتہ ہوا آپ مین آنا چهوڑا
پهول بهی اب مری تربت پہ چڑہانا چهوڑا
نہ ہنسانا مرا چهوڑا نہ رلانا چهوڑا
ہر بہانی سی نہ شکوونکا بہانا چهوڑا

اسی الجهن مین بسر ہوتی ہی میری ای شرم
کچه تو تقصیر ہوئی اوسنی جو آنا چهوڑا

ہو گئی گلشن مین گرا دس غیرت شمشاد کا
ای بتو اس آہ سوزان سی مری ڈرتی رہو
تیر مژگان کا ہدف ہی آہ بهی کرتا نہین
ہو ملائک سی فزون گر نہ اونکا مرتبہ
شعر جب کہتا ہون مین تو لکڑی ہوتا ہی جگر
داغ دل کی چمک اوڑتی ہین ذرون کیطرح
انس ہی غیرون سی تجکو مجهسی ہی طرز جفا

غنچی چٹکین باغ مین غل ہو بہار آباد کا
ہی خدا کا قہر ہر شعلہ مری فریاد کا
دل مرا پتهر ہی سینہ ہی مرا فولاد کا
دهیان جن بندون کو رہتا ہی خدا کی یاد کا
یاد آتا ہی مجهی لطف و کرم استاد کا
یہ اثر دیکها ہی او خورشید تیری یاد کا
مین گلا کس سی کرون ظالم تری بیداد کا

جانتا گلشن جنت چمن دنیا کو — رو برو میری جو وہ حور شمائل ہوتا

ہی وہ خورشید حسینان جہاں اختر ہین — حسن مین کون بھلا اوسکی مقابل ہوتا

توہی خورشید جہانتاب وہ اک ذرہ ہی — چاند کسطرح تری رخ کی مقابل ہوتا

ہمسر قیس مجھی غیرت لیلی کہتا — مین جو مجنون کیطرح عشق مین کامل ہوتا

آبروے میر شہیدان وفا مین ہوتی — گر تری ناوک مژگان کا مین گھائل ہوتا

تیری ابرو کا طلب کرتا مین بوسہ قاتل — تیغ کھا کر دہن زخم سے سائل ہوتا

پیار سی تو جو لپٹ جاتا مری سینے سے — درد دل ای مری عیسی ابھی زائل ہوتا

دست رنگین دل بیتاب پہ گر تو رکھتا — طائر رنگ حنا طائر بسمل ہوتا

گھر مین اوس بت کی نہ جاتا کبھی سہوا انجلا — ہمنشینو جو مرے کہنی مین یہ دل ہوتا

مژدۂ ترک جو وحشت مین مجھی یاد آتے — طوق گردن کو مری خنجر قاتل ہوتا

ای خضر زندہ جاوید مین کیونکر ہوتا — گر نہ تیغ لب جانبخش سی بسمل ہوتا

پہر تو اسطرح کی باتین وہ نکرتا مجھسے — دل اگر میری طرف یار کا مائل ہوتا

داغ مہتاب سی تشبیہ مین دیتا اوسکو — یار کی چہرۂ پر نور پہ گر تل ہوتا

کبھی آتا اگر اوس دشت مین لیلی کا خیال — دل وحشت زدہ غیرت دہ محمل ہوتا

گوری پانو کا تری عکس اگر پڑ جاتا — تیرے جوتی کا ستارہ مہ کامل ہوتا

۱۳

ہر رگِ جسم آئی سلاسل مجکو
گھر کو بی یار کی میں خانۂ زندان سمجھا

جیب کی طرح کیے دم میں ہزاروں ٹکڑے
طوق کو کوششِ وحشت میں گریبان سمجھا

اے پری بوسے لیے پیار سے آنکھوں نے
باغ میں سیب کو میں سیبِ زنخدان سمجھا

جان آئی تنِ بیجان میں گلی تو جو ملا
جسم کو تیرے میں اے روحِ روان جان سمجھا

دیکھکر اوسکو جو ہے سبزۂ خط کو دیکھا
مہ ابدر کو تمہاری مہ شعبان سمجھا

تھے یہ شمشاد کا دہوکا ہوا رخ پر گل کا
گیسو و خط کو ترے سنبل و ریحان سمجھا

اے پری تو تو ہے خوبان میں شک سے اپنا
کیا ہوا مجکو اگر مثلِ سلیمان سمجھا

ساتھ رہ گل نہیں کیا خاک لگی دل میرا
بیلو باغ کو میں خیلِ بیابان سمجھا

پھر دیا آنسوؤں نے دکھلی اپنا رونا
چاہ گلزار کو میں چاہِ زنخدان سمجھا

لے لیا بوسہ ادب سے نہ دغا ہو مجکے
آپ کی روی کتابی کو میں قرآن سمجھا

گر یہی ہیت ہے مرے آنکھوں سے ای دو آنسو
ہے یہ حیرت کہ جہان نوح کا طوفان سمجھا

دیدہ بقطارہ جو ہر ایک مری آنکھوں میں شب
پونہ یار کو میں مہرِ درخشان سمجھا

یاد دندان کی جو میں رونی لگا
جو گرا اشک اوسی گوہرِ غلطان سمجھا

آدمی کو نہیں کہتی ہے نیا پر نیراد و نگاہ
آدمیت تری دیکھی تو میں انسان سمجھا

تنگ ہر ... ملت ہی کونا ہی لگا
کوئی کافر ہی نہ تھا نہ مسلمان سمجھا

کسی کا دود دہن کو گل ... سمجھا
شب فرقت میں ... سمجھا
مصحف روئی کو میں ... سمجھا
بات سیہ کی ... ناد دشمن سمجھا
غیر تو دوست ہے سمجھا مجھی دشمن سمجھا
ماکی خون ... دکھاتا ہی کسی کی بی
دل ... کو شکی سوزن سمجھا

[illegible]

[illegible]

وہ دیے رنج کہ گھبرا کے دم آیا لب پہ
تجھکو اے سنگدل مین اپنی جان کا دشمن سمجھا

بہان رگ جان نے دیا خون جو کھلی فصد اوسکی
اتحاد اوسکا مرا کچھ بھی نہ رگ زن سمجھا

دم گریہ بھی ترا نام رہا وِرد زبان
جب بندھا آنسوؤن کا تار مین سمرن سمجھا

میری چھاتی سے جو نکلا تو وہ بن جا کے رہا
زلف کو طائر جان نے نشیمن سمجھا

تو نے پہنائی جو زنجیر سمجھکر وحشی
اور بڑہا الفت سے مین اوسکو زر گردن سمجھا

دیکھ کر پست تبان عشق فدا کرتا تھا
کچھ نہ سمجھا مین اگرچہ [illegible] سمجھا

اس قدر خاک سے آلودہ ہوا وحشت مین
اپنی دامن کو بیابان کا مین دامن سمجھا

لطف حق یاد جو آیا تو بتون کو بھولا
دوست اللہ کو سمجھا او نہین دشمن سمجھا

چمنستان مین نظر آیا ہر اک گل انگار
فرقت یار مین گلشن کو مین گلخن سمجھا

آگئی آنکھون مین مری سیر جہان کی اوسنی
میری مژگان کو دو چشمہ کی مین [illegible] سمجھا

آنکھ ٹہر سکتی نہ تھی اوسکی چمک پر اے شرر
جب تو مین برق کو روشن شمع کا درپن سمجھا

جو ہر ترک لباس سے کرے انسان پیدا
کیا اللہ نے ہر ایک کو عریان پیدا

ہے ترے لب سے ہوا لعل بدخشان پیدا
عکس دندان سے ہوئے گوہر غلطان [illegible]

پہنچے کالی لب جان بخش پہ گر ملکی مسی
ساتھ ظلمات کی ہو چشمۂ حیوان پیدا

[illegible]

شعر ہم اس جوشش گریہ کا بیاں کیا میں کروں
ایک آنسو سے ہوا نوح کا طوفاں پیدا

چہرۂ پر نور پر جب خط نمایاں ہو گیا
مرتبے میں صورت تفسیر قرآں ہو گیا

اے خضر وہ جان جاں نظروں سے پنہاں ہو گیا
زندگی دشوار ہے گم آب حیواں ہو گیا

دست رنگیں کا اثر دیکھا تو حیراں ہو گیا
پنجۂ قاتل کا میرے شاخ مرجاں ہو گیا

تو جو پہلو سے گیا اے مہر وش ہنگام صبح
چاک مانند سحر میرا گریباں ہو گیا

کھینچتے ہو تیغ ابرو نیمجاں پر کس لیے
پار سینے کی تمہارا تیر مژگاں ہو گیا

اے فلک کیونکر ہو تاریک نظروں میں جہاں
ابر گیسو میں مہ رخسار پنہاں ہو گیا

کیا شگفتہ ہیں گل زخم شہیدان وفا
کوچۂ سفاک مثل باغ رضواں ہو گیا

لعل لب کا تیرے پرتو پڑ گیا اے رشک حور
آئینہ اب رشک ملک بدخشاں ہو گیا

دفعتاً چمکی جو بجلی پرتو رخسار کے
یار ششدر ہو گیا آئینہ حیراں ہو گیا

یاد میں تیری در دنداں کی گوہر بار ہے
دیکھ کر ابر مژگاں ابر نیساں ہو گیا

صدقے اس جوبن کے میں شب منہ اوسکو کر دیا
دیکھ کر کھڑا تمہارا چاند پنہاں ہو گیا

دست وحشت تنگی سے میرے لیے فصل بہار
غنچوں کی کھلتی ہی یا پرزے گریباں ہو گیا

فرقت محبوب میں یہ ہی سبب بارش نہیں
آسماں مجکو رلا کر آپ گریاں ہو گیا

۱۶

چھپا گیا آنکھوں میں کیا رنگ رنگین کا عالم — مجھکو موتی بھی نظر دانۂ مرجان آیا

ابر مژگان نے لگادی ہیں ایسی جھڑیے — آنکھ بدلی جو تری موسم باران آیا

گل ہوئی غنچہ لجالو کی طرح شرمائے — پھر شگفتہ جو گلشن میں وہ خندان آیا

دم رخصت جو دکھائے لب رنگین تونے — اشک خونین کا مری آنکھ میں طوفان آیا

عوض مصحف رخ سبزۂ خط دیکھیں گے — لو گیا چاند رجب کا مہ شعبان آیا

اے خضر ڈوب مرین زندۂ جاوید ہوں ہم — اپنی یوسف کا نظر چاہ زنخدان آیا

پھر ہوا جوش جنون فصل بہاری آئی — پھر وہی وقت گرفتاری زندان آیا

کیوں نہ رویا کرین ہنگام ولادت اطفال — آیا جو ہستی موہوم میں نالان آیا

گیا بازار کو جب وہ شہ خوبان میرا — لوگ کہنے لگے یوسف کنعان آیا

جان لی اوس لب جانبخش کی نظارے نے — مرگیا میں جو نظر چشمۂ حیوان آیا

گڑ گئی فرط خجالت سے زمین میں شمشاد — جب گلستان میں مرا سرو خرامان آیا

حسرت جامہ دری رہ گئی اے دست جنون — تا بدامن نہ کبھی چاک گریبان آیا

شرم جمعیت دل کیا ہو بھلا دنیا میں
بیوہ گلشن ہے کہ سنبل بھی پریشان آیا

وہ شوخی سے پھر دم بھی کیا کیا نہیں کہتا — میں شرم کی ماری اوسے بیجا نہیں کہتا

مین ترے جذب کا اس شوخ شہ ناز ہوں مقر — مجھپہ کھینچی جو وہ بت خنجر آہن اپنا

تیری ہونٹوں کی مسی ہی نہین کچھ نسبت — منہ گریبان مین ڈالے گل سوسن اپنا

آئینے کو بھی بہت اپنی صفائی پہ غرور — کبھی دکھلا دو اسی آئینہ کو تن اپنا

بات کرنی ہی نہ آتی تھی یہ شوخی کیسے — یاد کا ہیکو تمہین ہوگا لڑکپن اپنا

مین سوا اوسکی نہ چاہونگا کبھی گر حور بھی ہو — مجھسے دل رکھتا ہی ناحق کو وہ بدظن اپنا

تیری دیدار کا مشتاق کئی دن سے مین ہون — اک نظر آج دکھادی مجھے جوبن اپنا

بانکپن پر بہت اتراتا ہی اپنی مہ تو — کھولو بازو سی دکھا دو اوسی جوشن اپنا

ہوا آہی نہین اس نخچۂ وحشت کا برا — نہ گریبان ہی ثابت ہی نہ دامن اپنا

سیر مین تختۂ لالہ کے نہین کرنے کا — سینہ خود داغ محبت سی ہی گلشن اپنا

شکوہ برگشتگی بخت کا ہم کس سے کرین — دوست سمجھی تھی جسی ہوگیا دشمن اپنا

آج تک چشم فرشتہ نے بھی دیکھا نہین شرم
مہر کی طرح سے ہان نام ہے روشن اپنا

ہم شرم ہین بی شرمی نہین کام ہمارا — عشاق مین مشہور ہو گیا نام ہمارا

عاشق ترا مرتا ہی خبر کچھ نہین تجھکو — قاصد تو یہ کہہ دیجیو پیغام ہمارا

ہم دن کو بلاتی ہین تو کہتا ہی وہ مہرو — آنا کہین ہوویگا سر شام ہمارا

١٨

[illegible]

بے سبب اوسکو بلاتا ہوں جو کہتا ہی ادب دان — کیوں پاس ہم آئیں تری کیا کام ہمارا
ان روزوں ہوئے ہی بت گمرہ کی محبت — کھو دے نہ وہ کافر کہیں اسلام ہمارا
چلنے مین کمر اوسکی لچک جاتی ہی ہر گام — ہی گل سے بہی نازک وہ گل اندام ہمارا
ہی وجہ دل آرام اوسی ہم نہیں کہتے — ہی وہ گل تر باعث آرام ہمارا

اس شرم سے ای شرم نہایت ہوا بے شرم
معشوق نے جو شرم رکھا نام ہمارا

موج زن اسکی ہوا دیدۂ گریان کیسا — تا فلک اشک کا پہونچا ہی یہ طوفان کیسا
اپنی عاشق کو کیا خون مین غلطان کیسا — گبر کہتی ہین تجہی ہی یہ مسلمان کیسا
بیخبر ان سے ہے جبین کو مہ جانان کیسا — شرم ہم تجہکو کہا لائی گلستان کیسا
جوش وحشت ہی یہی فصل بہاری ہی تو میں — کپڑے پہاڑون گا کوئی دامن گریبان کیسا
اوس سے اور ہمسے اشارہ نہین ہوتین سو باتین — ناصحا ابکی تو بیٹھا تہا نگہبان کیسا
یہ اوٹھا لطف اسیری کہ اوسی بہول گیا — پوچھا صیاد سے ہوتا ہی گلستان کیسا
ہمنشین دیکھا ہی معشوق کو تو نی ایسے — ساری محبوبون مین سچ کہہ کہ ہی فی الشان کیسا
چاند پر مہ کا گمان آئینہ کا ہوتا ہے — دیکھکر حسن رخ یار ہی حیران کیسا
روم اور شام کی سلطان تہی دیتی خراج — فی الحقیقت ہی مری جان تو سلطان کیسا

١٩

کیونکر نہ کہین حور تجہی آتی ہی تیرے
گہر خلد برین ہوگیا اسے جان ہمارا

دل لیکی عبث جاتا ہی تو جان ہی لیجا
ای شوخ ستمگر یہ کہا مان ہمارا

آیا ہی ای ہاتہ مین وہ تیغ دو دم کو
اب صاف ہوا قتل کا سامان ہمارا

کیا ہاتہ ہین کیا پانون ہین کیا قد بالا
دیکہو ہی پریزاد سلیمان ہمارا

جامہ ہی گلرنگ کی ساقی جو کہین وحشت
دیوان ہو جاسے کا یہ دیوان ہمارا

احسان نہ لیا گل کی رشوت جنون کا
سونگہی ہوا آپ گریبان ہمارا

دی عقل ہی یہ فن ہی اسے طوفان
ایسا تو ستمگر نہین نادان ہمارا

بوکاکل مشکین کی ہے جو سونگہا ہے
دل ہوگیا دم بہر مین پریشان ہمارا

کیا جانی گنہ کیا ہوا دست مین اوسکے
ہی ہجے خفا انہونن سلطان ہمارا

شانہ نکر زلف پریشان مین ادا سے
دل اور ہوا ہی پریشان ہمارا

ای حور جب آتی ہین کہا کرتی ہین پریان
صدقہ تری کوچے کے پرستان ہمارا

کیا ہمنی ہنٹاکی جو لیا بوسہ ادب سے
ہی اروکتابے تہا قرآن ہمارا

وہ شوق سخن کیجیے ای شرم کہ جس سے
تا روز قیامت رہے دیوان ہمارا

نشہ کہین چھلکیا اوسیسے ہم آغوشی کا
کیا کہون لعلت اوٹہایا جو مئ نوشی کا

روبرو اوس بت طرار کی نکلی گی نہ بات
گفتگو بھولی گا گر ایسا ہی غافل ہوگا

التجا کرنی مین سبکی ہوگا پر کرفتن اوس سی
عشقبازی مین سوا مجھسے جو کامل ہوگا

حور بھی دیکھکے شرما گئی جسکے عارض
اوس گل تر کی بھلا کون مقابل ہوگا

تیر مژگان ہی جگر ہوئین گی لاکھون زخمی
تیغ ابرو کی جو دیکھیگا وہ بسمل ہوگا

چودھوین رات آیگا مرا رشک قمر
میری طالع کا ستارا مہ کامل ہوگا

سیر گلشن مین اگر تیز نگاہون سے چلے
طائر رنگ چمن طائر بسمل ہوگا

ایک دن یار کی رفتار کریگی پامال
صورت نقش قدم زیر قدم دل ہوگا

دیکھیے نکلی گی کس دن ہوس بوس و کنار
کب گلی مین تری یہ ہاتھ حمائل ہوگا

تہ خنجر ہی گلا آپ رکھونگا ہمدم
مستعد قتل پہ جسدم مرا قاتل ہوگا

صف مژگان کا نہ بن آونشانا ایدل
کسی کا کچھ نہین جائیگا تو بسمل ہوگا

چاہ کسکو اسلیے اظہار کرون مین اپنے
ہی سمجھدار تو خود دل مین وہ قائل ہوگا

اور کو کیا ہی غرض یہ تو بتا ای ظالم
بوسہ مانگی گا وہی جو ترا مائل ہوگا

یوہین ہر روز بڑہا حسن جو ماشاء اللہ
ہی یہ آج تو کل حور شمائل ہوگا

زلف تیری جو پریشان رہا کرتی تھی
گو کچہ زلف مین ای جان مرا دل ہوگا

بھیک دیدار کی مانگی اگر ای سیم بدن
کاسۂ چشم مرا کاسۂ سائل ہوگا

۲۱

[illegible]

[illegible]

خواہش دیدِ لبِ گل نکو نہ حیران کیا
کون اون ہاتھون کی لغت مین نہین ہی بیتاب

گھر سی آ کے سیم تن آئینہ سہی تشنہ نکلا
ہوا غلطان جو صدف سی کوئی گوہر نکلا

وہ بلا دام ہی اوس زلف سیہ کا ای شرم
پھنس کے ہرگز نہ دلِ عاشقِ مضطر نکلا

باغ مین ساتھ جو وہ گل تن تنہا ہوتا
مرضِ عشق سی گر ایکی مین اچھا ہوتا
دیکھ کر نامی کو ہوتی مری دل کو تسکین
نالہ و آہ کے دیتا جو اجازت دل کو
روز فرقت کا یہ صدمہ نہ اوٹھاتا ہرگز
سچ تو یہ ہی دل بیتاب ٹھہرا اپنا
گر مری طرح جلاتی کبھی غیر و نکو آپ
اے مسیحا میری طرح ہوش تری اوڑ جاتے
بوسہ لینے پہ دلا گر وہ ہوا اتنا برہم
جان پہ کھیل کی مین بوسہ بانشاط لیتا
پانکون رکھتی نہ زمین پر کبھی تمہارے رقیب

باغ باغ آج ہمارا دلِ شیدا ہوتا
زندگی بھر کسی شوخ پہ شیدا ہوتا
ہاتھ سی اپنی جو خط یار نے لکھا ہوتا
شورِ محشر کا ترے کوچے مین برپا ہوتا
روبرو یار کے مر جاتا تو اچھا ہوتا
کبھی جھوٹون سے جو اوس شوخ نے پوچھا ہوتا
شاد ہوتا مین کلیجا مرا ٹھنڈا ہوتا
اک نظر میری پری رو کو جو دیکھا ہوتا
شوق سے سر قدم یار پہ رکھا ہوتا
ای صنم گر کبھی تنہا تجھے پایا ہوتا
اوس سی گر آنکھ لڑا کر کبھی دیکھا ہوتا

ای فلک تو مری ترو بخت نہ ہوتا
ای صنم ہوتا مرا طالع خفتہ بیدار
سایہ تیری جو کبھی رات مین میرا ہوتا
گر کبھی حسن سے آتا جو عرق کا نوبت پر
عطر گل پھول سی عارض کا پسینہ ہوتا
حسن از بس کہ ترا ہوش ربای عالم
دیکھتا آئینہ اسے یار تو سکتا ہوتا
نقش دیوار کوئی عالم جو دکھاتا یار

[illegible]

ہوگئی تقصیر مجہسی شوق ہی دو گالیان	آج تو ہان لی لیا بوسہ دوبارا آپ کا

اک غزل اس بحر مین اکثر ہم جلدی سے پڑھو
راہ بھی اب دیکھنا ہے استغفارا آپ کا

عشق اور دل سے جو ہو گا آشکارا آپکا	پہر تو مشکل ہو گیا ہم تک گذارا آپکا
بجلے گر پڑتی ہی دل پر جنبش ابرو کا بھی ساتھ	ہی بنا آسمانی کہا اشارا آپ کا
ٹکڑے کر کی تیغ ابرو سی یہ دکھنی اگلا	خوشنما ہی کسقدر دل پارہ پارا آپ کا
پہر گیا مجہسے جو وہ مہرو منجمسے نے کہا	آج کل گردش مین ہی صاحب ستارا آپکا
مین ڈرا ہون اسطرح مجہسے نہ بولا کیجیے	کیجیے دین سے گفتگو جو ہووے پیارا آپکا
رو کی جو کہتا ہون کیون بیٹہے تو ہہنسکر کہتی	اپنا دل اپنی خوشی کیا ہی اجارا آپ کا
اگر نظر عاشق کو اپنی دیکہا و جا کر کہین	کوئی دم مہمان ہے یہ فرقت کا مارا آپکا

غیر کی گہر جا کر رہو گا تو بوسے شرم سے
ہم تو جائین گی وہین کیا ہے اجارا آپکا

ہجر مین موسم بہار آیا	ابر گلشن مین اشکبار آیا
پہر چمن مین وہ بادہ خوار آیا	پہر دلا موسم بہار آیا
مثل آئینہ سینہ صاف ہین ہم	یار کی دل مین کیون غبار آیا

۲۳

پہر نہ مخفی نہ آشکار آیا
اور سارے ذہین ٹھکانے لگا
جو ترے در پہ خاکسار آیا
تو نے وعدے ہزار جہوٹے کیے
کب ترا اعتبار آیا
بس گیا دل مرا حنا کی طرح
مہندی ملکر جو وہ نگار آیا

دور سی بھی نہ دکھائی تجھی صورت اکدن | کچھ نہیں پاس تجھی ای بت عیار مرا
جسم مین روح ہی جبتک نہ تمہین چھوڑونگا | جان کی ساتھ ہی ہی جہان یہ اقرار مرا
حشر مین تیری ملاقات کرونگا کس دن سی | یہ سخن مانیگا کب یار دل زار مرا
نہ سنین آپ کبھی جو مری بارین مین | پھر تو کچھ کر نہیں سکتی ہین یہ اغیار مرا
مر گئے سیکڑون غش کھائی کرین لاکھون مین | پھر بیر آیا جو یوسف سر بازار مرا
جب سین دیکھہ سکے شرمندہ ہوا سنگال | جس گھڑی بزم مین آیا وہ طرحدار مرا
ہای آہستہ کرای دل مین کہی تیا ہون | سو گیا ہی ابھی وہ فتنۂ بیدار مرا
تم جفا بھی جو کروگے مین وفا سمجھونگا | دل کسیطرح سے ہوویگا نہ بیزار مرا
گرچہ مرجاؤنگا مین جو ستم سہنگے | ہاتھ اوٹھائیگا ستم سے نہ ستمگار مرا
بیٹھا ہون ابھی اک بوسہ پہ اپنے دل کو | سنتے لینی یہ گرو ہو سکے خریدار مرا

شرم کی شرم ہی ای دوست خدا تیری ہاتھ
کون ہے تیری سوا اور مددگار مرا

منہ چھپائے ہوئے اک نہ کو خرامان دیکھا | مہر کو ابر کے پردے مین درخشان دیکھا
خط شبرنگ مین وہ چاہ زنخدان دیکھا | ہمنے ظلمت مین عیان چشمۂ حیوان دیکھا
جسنے وہ روئے کتابی کسی عنوان دیکھا | یہی لاریب وہ سمجھا ہی کہ قرآن دیکھا

سبزہ عارض پہ تمہاری کبھی کا تم آئی
ہمکو دکھلاؤ کہ تمنے مہ شعبان دیکھا

کیا مرے طرح تمہین عشق ہی اوس عارض کا
ای گلو مین نے تمہین چاک گریبان دیکھا

اوس پہ پیدا دکی عارض پہ نظر آیا خط
قبضۂ مور مین یا ملک سلیمان دیکھا

عمر بھر مرتے رہی تیری لب و دندان پہ
لعل دیکھا نہ کبھی گوہر غلطان دیکھا

بجلیان ہم پہ گرانی لگی وہ ہنس ہنس کر
ابر کی طرح سی گلشن مین جو گریان دیکھا

میرے قاتل نے جو تلوار لگائی ہنس کر
دہن زخم کو ہموارہ خندان دیکھا

زلف کی لہر رہی دل مین ترے کشتون کے
سانپ کی قبضے مین یہ گنج شہیدان دیکھا

دامن صبر ہوا چاک زلیخا کی طرح
خواب مین جب تجھے ای یوسف کنعان دیکھا

حوصلہ پھر نہ رہا بادیہ پیمائی کا
قیس نے آ کے ہمارا جو بیابان دیکھا

میرے داغون کو جو دیکھا تو یہ شوخی سی کہا
ہمنے ایسا نہ کوئی سرو چراغان دیکھا

مار رکھنے مین تری زلف دوتا یکتا ہی
ہمنے ایسا نہ کوئی افعی پیچان دیکھا

جو کہ خونخوار خلائق ہین وہ خوش رہتی ہین
لب سوفار کو کسوقت نہ خندان دیکھا

دل بیتاب کی ای قمر ہم ہوی دو ٹکڑے
تیغ عریان کیطرح جب اوسی عریان دیکھا

جو وعدہ کر کے وہ رشک قمر نہین آتا
قرار دل کو مری رات بھر نہین آتا

اسیر عشق کی حالت تباہ ہوتی ہے · جو چار دن وہ مسیحا نظر نہیں آتا

تمہاری گوہر دندان سے ہے ہوئی خجل · فلک پہ عقد ثریا نظر نہیں آتا

فروغ رخ سے ہوئی دہوپ اسطرح معدوم · کہ جیسے رات کو سایا نظر نہیں آتا

سیاہ ایسی شب فرقت ہے یا الٰہی ہے · فلک پہ ایک بھی تارا نظر نہیں آتا

تمہارے حسن نے عالم کو کر دیا تسخیر · کسیکا اب کوئی شیدا نظر نہیں آتا

ردیف

جہان تمام ہے روشن مگر بغیر نواے شعر ہم · ہمیں وہ چاند سا مکھڑا نظر نہیں آتا

بای موحدہ

نگاہ یار نے ہی دل لیا کیا خوب · یہ نکالے سنئے ادا کیا خوب

فتنہ انگیز یار نے ہمکو · جو نہ لکھنا تھا وہ لکھا کیا خوب

انتخاب جہان ہے وہ تو شریر · تو نے ڈھونڈھا صنم دلا کیا خوب

رشک مہ ہے وہ روشن پری چہرہ · ہمکو حق نے صنم دیا کیا خوب

معشوق کی طرح پڑھا نہ گیا · آپ نے ہمکو خط لکھا کیا خوب

دیکھکر آئینہ بھی حیران ہے · حسن میں اوسکی ہی صفا کیا خوب

بیٹھ کر ہمارے لاشے پر · دیدیا تمنے خون بہا کیا خوب

ہمکو روتے جو یار نے دیکھا · قہقہا مار کر ہنسا کیا خوب

[illegible]

یون آج کسی کو دنیا مین پری رو مین کہان تاب
ہے ہمکو اوسی تیغ ظفر دار سے مطلب

کھینچ کے تلوار کہا تا ہے ستمگر
کیا جھکو تری ابرو خمدار سے مطلب

دل آہ اوس بت کافر کی ہے زلف مین جا کر
رکھتا نہین ہوا اپنی گرفتار سے مطلب

تیری گل رخسار و شرر سے ہے محبت
ہیرا ہی نہ کچھ گل کی نہ کچھ خار سے مطلب

وصف اک لب شیرین کا کیا کرتی ہین خوبان
ہے کیا ہمکو تو شیرینی گفتار سے مطلب

اس عہد زمانی مین جو مشہور ہوئی ہین
کچھ مجکو نہین ایسون کی اقرار سے مطلب

یوسف سے سوا دیکھتی ہین جہان کی اونکو
ان روزون تو ہی روزن دیوار سے مطلب

سفاک تری ابرو قز گا نہ ہون شیدا
کچھ تیر سے مطلب ہے نہ تلوار سے مطلب

ہم آپ ہی بیمار رہا کرتی ہین اے شرم
ہے دل کو کسی نرگس بیمار سے مطلب

لا اپنی زبان تک نہ تو اظہار سے مطلب
ہے شرم ہمیں کس بت عیار سے مطلب

زاہد کیا کرتی ہین کیون حور کی تعریف
میری دل شیدا کو ہی دلدار سے مطلب

جو ظلم کیا آوے وہ سب سہ لیے ہمنے
ہے ہمکو فقط یار ستمگار سے مطلب

ہین ملک سے بیزار فرشتون سے ہے نفرت
کچھ ہمکو نہین اوس بت مکار سے مطلب

ساقی سے ہی کیا واعظ اور جام سے کیا کام
ای دل تجھی ہی اوس بت میخوار سے مطلب

تیغ ابرو کی مقابل ہوئی حضرت دل
جان پر کھیل گئی اپنی بڑی ہو رہین آپ

حسن رخ دیکھکے سب اہل کو غش آتا ہی
سارے عالم کی تو نظرونمین بہ از حور ہین آپ

جسنے دیکھا تمہین موسے کیطرح غش آیا
میرے نظرونمین تو برق شجر طور ہین آپ

دیکھکر رنگ مرا زرد وہ ہنسکر بولے
ہمکو معلوم یہ ہوتا ہی کہ رنجور ہین آپ

گالیان دینی کو آنکھین ہو سدا بی تقصیر
دیکھنے مین نہ تو دیوانے نہ مخمور ہین آپ

حسن پر آنکھ ٹھہرتی جو نہین عالم کی
برق ہین شعلہ ہین یا شمع سر طور ہین آپ

ہون رسا روزن در تک تو کہین ہم ای شمر
نظر انداز ہو کیونکر کو سے مستور ہین آپ

تہا خفا کل ہی مرا رشک قمر آیسی آپ
کشش دل ہی وہ آج آیا ادہر آیسی آپ

مجکو ہی عشق بتا نمین یہ خطر آیسی آپ
کہین ہووے نہ مری جی کا ضرر آیسی آپ

دیکھکر اوس مہ تابان کو کتان کی صورت
پارہ پارہ ہوا جاتا ہی جگر آیسی آپ

سب مرادین دل شیدا کی ہی بر آئین
اگر اسوقت وہ آئی مری گھر آیسی آپ

ای صنم حسن ترا ہوش ربا ہی بخدا
ورنہ بیخود نہین ہوتی ہین بشر آیسی آپ

نہ گنہ مین نے کیا اور نہ کی کچھ تقصیر
باندہی پہرتا ہی وہ شمشیر و سپر آیسی آپ

جام جمشید ہی دل میرا بھی ہونا حق
اسمین جب دیکھونگا آوگی نظر آیسی آپ

ردیف تای فوقانیہ

جب نہ وہ سرو ہو تو لطف ہے کیا
باغ مین یون تو ہین ہزار درخت

نخل گل تاک سرو اور شمشاد
عاشقون کو خوش آئے چار درخت

خال رخ کا تری وہ شیدا ہے
کیون نہ لالہ ہو داغدار درخت

تیغ ابرو جو تیر سے پڑ جائے
ایک سے دو ہون ویسی چار درخت

یاد قامت مین شوق سے چڑھ جاؤن
دار ہی مجھکو میوہ دار درخت

قد کو تیرے مثال دے اون سے
کرین کیونکر نہ افتخار درخت

کیا پڑا سایہ زلف پیچان کا
عشق پیچان ہے پیچدار درخت

اوسکے عاشق ہون کیون نہ چمن و شجر
جسکے تابع ہون بے شمار درخت

باغ عالم مین تیرے مجرے کو
خم ہوے سارے میوہ دار درخت

اوسکے سیب زنخ کا کشتہ ہون
سیب کا ہو سر مزار درخت

برگ مین صاف کان کے پتے
پھول عارض ہے قد بار درخت

نخل گل تجکو مین کہون کیونکر
بار گل مین ہے خار دار درخت

صدقے ہون اوسپہ کیون نہ مرغ چمن
جان جسپر کرین نثار درخت

تو ہی شمشاد ایک بے سایہ
ورنہ ہوتے ہین سایہ دار درخت

اوسکے قد کو شجر کہون کیونکر
جسپہ سو جان سے ہون نثار درخت

یون تو باتین تمہی سب مجکو بہلی لگتی ہین / ہی خفا ہوتا ہی غیرونکی مدارات کی وقت

ہجر مین اسکے جو گذری ہین قلق دل پہ مرے / سب بیان صاف کرونگا مین ملاقات کی وقت

شب کو آئینکو جو کہتا ہون تو یہ کہتا ہی / تمنے خورشید کو دیکہا ہی کبہی رات کی وقت

خوب سا پیار کرونگا بخدا مین تمکو / ہاتہ آجاؤگے پیارے جو کبہی رات کی وقت

سب کو دیتی ہو صنم بزم مین تم جام شراب / بہول جاتے ہو فقط ہمکو عنایات کی وقت

جو تمنائین مرے دل کی ہین سب نکلین گے / کبہی قابو پہ جو چڑھ جاؤگے تم گہات کے وقت

دل مین رکہہ یاد تو اس شعر عملی کی ہر دم
کام آوینگی وسیلے تیرے مہمات کی وقت

بہلا خضر کو کیا دون فصیل دیوار سی نسبت / کہان قصر فلک کو ہی مکان یار سی نسبت

نہو جب ماہ نو کو ابرو خمدار سی نسبت / تو پہر کیونکر اوسی تیغ کسی تلوار سی نسبت

جہان مین تا فلک ثانی نہین اوسکا نظر آیا / بہلا شمس و قمر کو کیا رخ دلدار سی نسبت

جگہ دیتی نہین ہو سیلی پہلو مین پہر مجکو / کہ تمکو گل سی ہی تشبیہ مجکو خار سی نسبت

یہ بیمار محبت کے جدا ہی اور مرضون سے / مریض عشق کو کب ہے کسی بیمار سی نسبت

لیے جاتے ہین دل اٹکہیلیون سی تم جو چلتا ہی / نہین کبک دری کو تیری کچہ رفتار سی نسبت

مہ کنعان سے بہتر ہے حسین یار ان آگی سکتے ہین / نہین بازار یوسف کو تری بازار سی نسبت

زلفون کا تری طول جو یاد آتا ہی مجکو	لاتی ہی مرے سر پہ شب تار قیامت
یوسف پہ گری لوگ تو یون بولی زلیخا	اس جنس پہ ٹوٹی ہین خریدار قیامت
کیا نالہ مرا صور سرافیل سے کم ہے	دیکھو تو بپا ہی پس دیوار قیامت
سو فتنے اوٹھاؤنگا مین اے فتنۂ دوران	یہ وصل کی شب ہی ترا انکار قیامت
خورشید قیامت ہی ترا چہرۂ پرنور	رفتار قیامت ہی تری گفتار قیامت
سنہ حشر کی دن اپنا چھپالونگا کفن مین	رکھتا ہی ندامت یہ گنہگار قیامت
چلنے سی تری فتنۂ محشر ہوا برپا	لائے مری سر پر تری رفتار قیامت
باہر نہ قدم گھر سی رکھا ہی غیرت یوسف	آئیگی وگرنہ سر بازار قیامت
ہر ایک نہ کسطرح دل و جان سے ہو قربان	گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت
کچھ روز قیامت کا ہمین خوف نہین ہے	دیکھی ہی تری چال ہی سو بار قیامت
جب چلتی ہی ہوتا ہی بپا فتنۂ محشر	کیا قد کی طرح ہی تری تلوار قیامت
واعظ سی کہتی ہین تری کہنی واسطے	ہمکو نہ ڈرا دیکھی ہی سو بار قیامت

مضمون قد یار غزل مین ہین سراپا
ای شعر میں سب ہین تری اشعار قیامت

عجب طرح کی رہی مجکو بیقراری رات	فراق یار مین جھپکی پلک نہ ساری رات

ساغر مے بن گلاب عبث
لطف اسکا نہین ہی بے شراب عبث

دست ساقی سے تا فلک نہ بہونچا
پئی ہر دلی کبہی صبح گلاب عبث

عشق نہین ایا مرگیا ہون مین
بحجے کرتا ہی تو حجاب عبث

مین تو عاشق ہون تیرا ای پیارا
خانہ دل کیی خراب عبث

تو سے جور و جفا سے کا ... عبث

لطف اسکا نہین ہی بے ساقی
جبر مطرب نہ تو رباب عبث

کیا چہپائے گے آفتاب عبث
منہ پہ رکہتا ہے تو نقاب عبث

اوسی پروا نہین ہی کچھ ای چشم
تو بہاتی ہی خون ناب عبث

ہم سے تقصیر کیا ہوئی جو ...
اوس پری رو کا ہی عتاب عبث

۳۲

[illegible]

وہانی جوڑا جو بہن کر وہ مرے گہر آئے
سبز ہوجائے تمنا کا شجر آجکی رات

اوسکو جن باتوں ہی غیرت مجہی لغز تعالی
دیکہی ہوتی ہے کسطرح بسر آجکی رات

دُرِ دندان کا تصور ہے مجہی رونی مین
کیا عجب اشک نہین سیر گہر آجکی رات

وعدہ کل کا ہی بی وصل بہت بیکل ہون
ہوی یارب کہین جلدی سے سحر آجکی رات

کر دیا موم مرے آہ نی سر پتہر کو
چاہیے دل مین ترے بہی ہوا اثر آجکی رات

روی خندان کا کسی گل کی خیال آیا ہے
روتی روتی مجہی ہوئیگی سحر آجکی رات

وصل قسمت سی میسر تو ہوا ہی مجکو
ہی رقیبون کا مگر خوف و خطر آجکی رات

دم گریہ جو لب سرخ ترے یاد آئے
بہ گیا آنکہون سے خون ہوکی جگر آجکی رات

شب مہتاب بنی گی شب تاریک ای دل
ماہرو کا مرے ہوگا جو گذر آجکی رات

چاندنی چہٹکی ہی پرتو سے ترے ای مہرو
نہ چہپی گی تری آنیکی خبر آجکی رات

ردیف		
ردیف	ماہ سے وہ رخ روشن ہے زیادہ ای شم کہین تاروں کے نہ لگجای نظر آجکی رات	تا مہی مشاعرہ

لخت دل ہوگئی کباب عبث
ہے یہ سامان بی شراب عبث

جو کہے اپنے اور کے نہ سنے
اوسکے باتون کا ہی جواب عبث

سیکہتے ہجر مین نہین بہتہ
ساقیا لاتا ہے شراب عبث

[illegible]

٣٣

اک نظر دیکھنی مین کچھ نہین ہوتا نقصان
آپ ہوتی ہین تری آنی سی بیزار عبث

ہون سبک وزن مین ہر چند گران قیمت ہی
تولتی ہین مجھی نظرون مین خریدار عبث

اوس پری چہر کی تلوون کی برابر بھی نہین
سامنا کرتی ہین بن ٹھن کی طرحدار عبث

مجکو مجھو در دندان نہ وہ بت سمجھی گا
شکل نیسان مری آنکھین ہین گہربار عبث

خواب مین یار کو دیکھین نہین قسمت ایسی
صبح تک رات کو ہم رہتی ہین بیدار عبث

نقد دل مینے تو ای جان نہ کیا تھی عزیز
دیدہ و اک بوسہ مجھی کرتی ہو انکار عبث

ہمنی تو بوسہ ہی مانگا نہین اوس سی ابتک
گالیان دیتا ہی وہ ہمکو ستمگار عبث

وہ بت پردہ نشین شکل دکھاتا ہی نہین
منتظر لوگ کھڑی ہین پس دیوار عبث

آبرو وہ دریا نکری گا زخسار
تیرا رونا ہی یہ ای چشم گہربار عبث

کانٹون مین ہی گھسیٹی مجھی مین راضی ہون
عشق مژگان ہی ملا وری آزار عبث

ہی مری قتل کو ابرو کا اشارہ کافی
کھینچکر تم مجھی دکھلاتی ہو تلوار عبث

کل تلک چھوٹی شراب اپنی پلائی تھی مجھی
آج می بیتی مین ہی آپکی تکرار عبث

دام مین اوس بت کافر کی نہین کوئی نگاہ
دھاگی دیتا ہی مجھی رشتہ زنار عبث

ساغر چشم کی بوسی نے کیا مست مجھی
رند می نوش مجھی کہتی ہین میخوار عبث

جانتی ہین یہ مجھی وحشی مژگان شاید
کاوشین کرتی ہین پانون سی مری خار عبث

خون رولاتا مرا منظور ہوا کیا ظالم
دیکھکر اوس گل رعنا کو ہوا کیا جسنے

آج ہاتھون مین ملی تو نی حنا کیا باعث
گل نے چاک اپنا گریبان کیا کیا باعث

شرم حیرت ہی یہی گالیونکا اوس بت سنے
مجکو انعام نیا آج دیا کیا باعث

روٹھکر مجسے وہ کافر نملا کیا باعث
پوچھتا مجسے وہ کافر ہی بتا کیا باعث

حق تو یہ ہے یہی تشویش رہا کرتی ہی
یہ خدا ہی کو خبر ہے کہ ہوا کیا باعث

وصل مین بھی ان ہمارا کو ملتا نہین چین
اب اثر کرتی نہین اسکو دوا کیا باعث

خود بخود آج چلی آتی ہین آنسو ہی چشم
آج کل مجسے وہ ناحق ہی خفا کیا باعث

دفعتًہ دام مین زلفون کے پھنسا کیون دل
کچھ بھی تو نی نہ کیا سوچ دلا کیا باعث

پوچھا گلچین سے یہ مین نے کہ بتادی مجکو
باغ مین آج مرا دل نہ لگا کیا باعث

کہا اوسنی کہ وہ گل و نہین تیری ہمراہ
اس سبب جی نہ لگا اور ہوا کیا باعث

اک زمانہ مری فریاد سی بی چین ہوا
اکدن آکے شوخ ترا داغ گرا کیا باعث

زندگی مین مرنا ہون سمجھے ہے سارا عالم
ای فلک خاک کیہ تو گر نہ پڑا کیا باعث

کیا دلایا ہے نے نظرون سے گرایا مجکو
اشک کی طرح ہو گر کر نہ اوٹھا کیا باعث

دفعتًہ اوٹھ گئی دنیا سی وفا کیا باعث
میرا اور تیرا کبھی ان نہ ملا کیا باعث

۳۴

صورت غیر سیہ رو نظر آسکے مجھکو
ہیون نہ لاحول پڑھون میں شیطان ہے آج

صاف کیا رخ بت بیدین کا اے اللہ اللہ
میں نے کیا دیکھی آئینہ بھی حیران ہے آج

کرکے زخمی مجھے ہنستا ہے وہ قاتل میرا
میرے زخموں پہ نمک ریز نمکدان ہے آج

دیکھکر اوسکو نہ کسطرح میں ہو شیدا دم کے
عید قربان کا ہے من جان بھی قربان ہے آج

کہتے ہیں تیغ نگہ قتل کو یار آتا ہے
یہ اگر سچ ہے تو مشکل مری آسان ہے آج

خون دل ہی نہ رہا کیا میں کروں مہمانی
غم مری چشم میں آو شرخ کا مہمان ہے آج

ردیف **جیم فارسی**

وہ گل تر جو خفا ہے نہیں ہرگز تجھسے
پھر تو کس واسطے اے شمع ہراسان ہے آج

صبا ہیں گیسوؤں کو کیا کیا پیچ
نہیں جاتا ہے کیسے کیسا پیچ

زلف پیچان میں ہے بلا کا پیچ
نہیں کھلتا ہے اسکا اصلا پیچ

پھنس گیا جا کے تیری زلفوں میں
پڑ گیا دل پہ ہاے کیسا پیچ

تجھے شاید پڑے ہے گل گشتی
روز کرتے ہو تم نرالا پیچ

زلف سنبل کو اوس سے کیا نسبت
اوسکی باتوں میں ہے بلا کا پیچ

اپنی زلفیں وہ مجھسے بنوائیں
پیچھے آج کو دے ایسا پیچ

چشم افعی ہر ایک حلقہ ہے
مار گیسو بچھے ہے سراپا پیچ

۳۵

۳۷

رہتی ہین روز گرد خریدار کی طرح
ہی گرم حسن کا تری بازار کی طرح

حالت ہی نزع کی او مسیحا دیکھ آ ذرا
عاشق ترا ہی اندنون بیمار کی طرح

جور و جفا سے ہاتھ اوٹھاتا نہیں ہے
کرتا ہی ظلم اب وہ ستمگار کی طرح

اسکے سوا ہمارے کوئی پوچھتا نہ تھا
پیدا ہوا ہے ابتو خریدار کی طرح

اک دم مین ہوگی گردن و سر جسم و جان جدا
نکلا ہی مجھ پہ خنجر خونخوار کی طرح

تسبیحین اپنی توڑینگے زاہد یقین ہے
اوس بت نے آج پہنی ہی زنار کی طرح

ہرگز سوال وصل سے نہ اب کیجیو گلا
بوسے کا کر چکا ہے وہ انکار کی طرح

کس کو قتل کیجیے گا مجاہد یہ حرف
باندھی ہی آج آپ نے تلوار کی طرح

تقریر تیری سنکی فلاطون کو آئی رشک
ای جان ہی فصاحت گفتار کی طرح

یون آج خوب بوسہ عارض ہی ہی دو وقت
بیخود ہی نشہ مین بت میخوار کی طرح

اسلام کا رواج تو دنیا سی اوٹھ چلا
پہیلے ہین اس زمانے مین کفار کی طرح

ای ہمدمو خدا ہی نجات اہل مرض سی دے
اب عشق کا ہوا ہے مجھے آزار کی طرح

ای شرم اوسکی کوچے مین کیونکر نہ جائین ہم
آزار دی رہا ہے دل زار کی طرح

ردیف خای معجمہ

دیکھی کس کے خون سی ہوئیگی تلوار سرخ
پہنی ہی جوڑا اگی مین وہ بت خونخوار سرخ

ردیف دال مہملہ

اپنا ہی ہنسی کرنیکو دل چاہتا نہین
ای یار ہم جو کرتی ہین تیری بد کو یاد

چلتا ہی کس ادا سی تو اٹکھیلیون کے چال
ایسی تو چال ہوگی نہ کبک دری کو یاد

بجلی جو آسمان پہ چمکتی ہے ابر مین
رو رو کی ہم بھی کرتی ہین تیرے ہنسنے کو یاد

چتون کو تیری دیکھہ کی ای فتنۂ زمان
جادو گیا وہ بھول جو تہا سامری کو یاد

کیا کیا ہنسے ہنسے مین غ اونہی ہین کہا
اوس تا بہ رو کے کرتی ہین ہم دل لگی کو یاد

انصاف کچھ چکا نہ ہمارا تو ای خدا
کیا حشر کو کرینگے ترے داور کو یاد

شعرون کو شوق چھوڑ دیا تو نی اب عبث
کرتا ہی اک زمانہ تری شاعری کو یاد

موزون برنگ مصرعہ قد ہی ترا کلام
کیونکر کرین نہ ہم تری اس شاعری کو یاد

ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو
کرتا ہون زلف یار کی مین ابتری کو یاد

بھولی نہ عندلیب ہمارے فغان کی طرز
ہی آپکی دہن کی خموشی گلے کو یاد

کعبے مین جا کی بیٹھیے کہتا ہی دل یہی
کرتا ہون اے صنم جو تری کافری کو یاد

ای جان تو نی دل مین نہ مانگی گھر کیا
رہتی ہی اس سبب سے تری بیکسی کو یاد

کھوکر راہ راست پہ تو نے لگا دیا
ای عشق تیری کرتی ہین وہ رہبری کو یاد

کس ناز اور ادا سے وہ دل لی گیا ہی آج
اوس دلربا کی کرتی ہین ہم دلبری کو یاد

سب آشنا ہین زندگی مستعار کے
کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب کسیکو یاد

۳۷

آج کل ہی شباب اے قاصد
محو ہون یاد خط جانان مین
خط کا کیا دون جواب اے قاصد
اوس سے شرم و حیا نہین جاتی
مجھسے بہی ہے حجاب اے قاصد
مین تو روتا ہون مثل ابر بہار
دیکھہ تو سیر آب اے قاصد
سامنے اوسکے سب ہین ... قاصد
ماہ کو وہ مہ آفتاب اے قاصد
زخم ہین بیشمار دل پہ مرے
کس کا ہوگا حساب اے قاصد
... رو کو جب دیکھا
ہو گیا ماہتاب اے قاصد
نقد جان بہی کہی کا تو دونگا
جلد لانا جواب اے قاصد
... مجھ مین ...

ہجر مین آرزو ہے یہ مجھکو
زلف پیچان کے یاد ہی ہر دم
اعتبار اسکا کچھ نہین ہرگز
اوسنے عاشق کہا کہ دیوانہ
اوسکے خط کا جواب کیا کاہون
فرقت یار مین ہے خون جگر
جلد نامے کو میرے تو پہونچا ر
قد موزون کو اوسکے سکتہ ہے
مے کشی کی جو اوسنے غیر کی ساتھ

کہین آ جاسے خواب ای قاصد
دل کو ہی پیچ و تاب اسے قاصد
زیست ہے اک حباب اسے قاصد
کیا دیا ہے خطاب اسے قاصد
نامہ ہے لاجواب ای قاصد
کیا ہوین مین شراب ای قاصد
تجکو ہوگا ثواب اسے قاصد
مصرعہ انتخاب اسے قاصد
ہو گیا دل کباب اسے قاصد

مخترم کو لاسنے کیا خیال مین یار
ہی ابہی تو شباب اسے قاصد

آہ سوزان سے جلا کیا دل بیتاب [illegible]
اوس بھبھوکی کا تصور رہی اس [illegible]
آنکہ گرم جو کی تاف پہ اسنے تو کہا
کہینچ لا ہی اجل غیر کو گہر قاتل کے

آگ ہوتی ہی کہین قطرہ سیماب مین بند
آگ ہو سکتی نہین معدن سیماب مین بند
برق کو ہمنے کیا حلقہ گرداب مین بند
آپ سی گاو نہو خانہ قصاب مین بند

٣٨

[illegible]

۳۶

زیر ابرو ترے خال ہی یا زاغ سیاہ — یا غلام حبشے کو کیا محراب مین بند

شعر ہم کیا حال لکھین گردش چرخ دون سے
ریخ کیا گیا ہے تمام عمر اس دل بیتاب مین بند

وہی تقصیر کرے تیرا گنہگار پسند — جسمین سزا کو کرے ہر بار تو ای یار پسند

زلف شکلین کا مین دیوانہ ہون بس اپنی لیی — مجہہ سیہ بخت کو آتی ہی شب تار پسند

ہوگیا کیا کبہی دیکہکی از خود رفتہ — آگئی اوس بت مہوش کی جو رفتار پسند

تیغ ابرو نہی نہتی کیے لاکہون زخمے — خانہ جنگون کو نہین یہ تری تلوار پسند

مرگ عشاق کی ہر روز خبر سنتا ہے — میرے قاتل کو آیا ہی یہ اخبار پسند

حسن دل کعبہ کی رکہتا ہی سبت وہ بت — زیب ہی کیی اگر اسکو غرب زنار پسند

خط مین تعریف خط سبز لکہی ہی مین نے — اسکو کیونکر نہ کریگا بت عیار پسند

جب وہ گلرو ہو ہم آغوش تو ای ہمنفسو — ہوتیی اور چنبیلی کی ہون کیا ہار پسند

پہول گینده بنیگا جگر تر اسری خط کو لیکر — شاید آئی اوسے طرز دل افگار پسند

دل جگر کی جو رقیب اپنی رکہی لاکی کباب — یا الٰہی نکری وہ بت مینخوار پسند

اک نقطہ مین نہین دیوانہ تقریر صنم — ساری عالم کو ہی اوس شوخ کی گفتار پسند

عیدکی چاند کی صورت اسی سب دیکہتی ہین — اک ماہی کو وہ ہین ابروے خمدار پسند

خط کو میری پڑھتا نہیں وہ شوخ تو چپ کے
رکھ نامے کو سر پر کہ سراسر ہے زرافشان
ہاتھوں سے لپٹتا ہی جو خط کھولتے ہیں ہم
ہر بیت میں مضمون بہت گرم ہیں نامے

چپکاتا ہوں لکھ لکھ کی میں دیوار سی کاغذ
قاصد نہیں کم طرہ دستار سے کاغذ
لکھا ہی میں اوس نے عجب پیار سی کاغذ
جلجائے نہ کیوں گرمی اشعار سے کاغذ

ردیف

ای شرم جو میں گریہ نہ ہوں میں کا لکھوں حال
رنگین زیادہ ہو گل یار سے کاغذ

ایسی کچھ خلقیوں کی کب میں لاؤں کیونکر
دن میں سو بار وہ روٹھے ہیں مناؤں کیونکر
غیر سائی کی طرح ساتھ رہا کرتے ہیں
ہم نشینوں میں کہا اوس سے بتاؤں کیونکر
غیر محفل میں نہ جاؤنگا یہ کہتی ہیں تو آپ
بی لیے عین الیقین ہمکا میں لاؤں کیونکر
چار آنکھیں نہیں ہوتے ہیں حیا کی مارے
کہتے ہیں تیر نگہ تجھکو لگاؤں کیونکر
ہی برابر مجھے قرآن کی واللہ عزیز
سر کی اوس بت کی قسم جھوٹھی میں کھاؤں کیونکر
تیری آنکھوں سے ابھی نکل آئیں گے
داغ خورشید درخشان سے اوٹھاؤں کیونکر
سنکے آمد تری کہتا ہی دل خود رفتہ
ہی بہت ضعف بھی آپ میں آؤں کیونکر

شرم ہی میرا تخلص مجھے آتی ہی حیا
حال دل اپنا کسے میں سناؤں کیونکر

۱۸

تشبیہ تری چہرہ پہ نور کو دیتا	ہوتا نہ اگر داغ رخ ماہ مبین پر

ہین حال غم ہجر بیان کیا کرون اے شمع
صدمہ ہی بغیر اوسکی مری جان حزین پر

دل مین عکس چشم مست یار آتا ہی نظر
جام مین جمشید کی میخوار آتا ہی نظر

یہ کہان ہی لطف اے جمشید تیری جام مین
آئینہ مین دل کی عکس یار آتا ہی نظر

مثل نرگس کیا تری انکھونکا شیدا ہے جہان
دیکھتا ہون جسکو مین بیمار آتا ہی نظر

جھانکنا توڑی کیا موقوف تو اس نے کبھی
چشم گریان روزن دیوار آتا ہی نظر

رخصت تن کیا جامہ ہستی کی پرزے اوڑ چلی
آج کل دست جنون بیکار آتا ہی نظر

جو ہنین دیوانہ تیرا بس وہ ہی دیوانہ ہے
جو ترا بیہوش ہی ہشیار آتا ہے نظر

کھینچتی ہین چھینٹی وہ مجھ گریان کی چشم تر
جسم تیرا آنسوون کا تار آتا ہی نظر

اوڑ گئی کیا نیند میری طرح باد زلف نین
تو جو زاہد مجکو شب بیدار آتا ہی نظر

جاون کیا گلگشت کو اے نو باغ و بہار
بی تری ہر گل چمن مین خار آتا ہی نظر

عاشقان سیر کینت کچھ ان قاتل جا ہی کی
ابروی پر چشم تر تلوار آتا ہی نظر

آگ پانی مین لگائی تمہی ارشن کے وقت
آئینہ مین شعلہ رخسار آتا ہے نظر

باغ مین آکر فقط نرگس کیا ہی شوق دید
تیرا اک طالب دیدار آتا ہے نظر

بیوفائی سی بت بی مہر کی ایسا ڈرا
دل یہی کہتا ہی اوڑ جاکوی جانان چھوڑ کر

اپنی مژگان کا ذرا دیکھو تو انداز ستم
نیشتر دل پر لگاتا ہی رگ جان چھوڑ کر

آرسی آتی ہی کیا اپنے دکہانی مین مجھے
صورت آئینہ کیون جاتی ہو حیران چھوڑ کر

دل مین رہتا ہی مری گہ اپنا جانا چھوڑ کر
مصر مین آتا ہی یوسف شہر کنعان چھوڑ کر

زاہدا گر جیتی جی اللہ دے مجھکو بہشت
کوچۂ جانان کو جاؤن باغ رضوان چھوڑ کر

دیکھکر کھڑا ترا کیا چہرہ بت دیکھیے
کب مسلمان ہیدکو بت پرستی ہو قران چھوڑ کر

جانتا ہون دوحشت کو یہ از دست ادب
میں پھاڑ اہی گریبان اور کا دامان چھوڑ کر

جاند کی سیر کو وہ رشک مہ نکلی اگر
اوڑ کی پریان آئین تخت سلیمان چھوڑ کر

ای دل وحشی تری اس فہم پر پتھر پڑین
عشق پریون سے کیا ہی انس انسان چھوڑ کر

تیر دل ہی اسطرح ہٹتی نہین ہی کسکی نگاہ
جسطرح جاتا نہین ہی تیر پیکان چھوڑ کر

جاند سی چہرہ پہ اپنی اسکو کہولا اس لیے
کسکو دیوانہ کرو گی زلف پیچان چھوڑ کر

لب سے ملتی ہی اور [illegible] کے جی اوٹھا
ایک ہو کسطرح جاؤن آب حیوان چھوڑ کر

الفت لیلے شمائل نے تو مجنون کر دیا
شمشم کیا جلوون چمن کو مین بیابان چھوڑ کر

یارنی خط کی نکلنی پہ نہ منہ دکھلایا
ہو گئی شام نہ نکلا مہ تابان ہرگز

آئینہ لیکے بہار چمن رخ دیکھے
باغ کو جائی نہ وہ سرو خرامان ہرگز

مین گیا بزم مین اشعار سنانی تو کہا
سامنی میری نہ پڑھ اپنا تو دیوان ہرگز

کیون بنا دوست سی اچھی رو بہاتی ہو تشفا
ہوئی مستی کی نہو قدر مری جان ہرگز

ہی وسیلہ نبی و آل نبی کا ای شمیم
ہم نہین خوف قیامت سی ہراسان ہرگز

ردیف سین مہملہ

گل یکایک جو گیا اوس بت عیار کی پاس
جل گیا دیکھکے بیٹھا اوسی اغیار کی پاس

تا بدروازہ بھی ہم جا نہین سکتی افسوس
ای خوشا بخت ہو بختی مین جو دیوار کی پاس

بادہ نوشی کا اگر ذوق نہین زاہد کو
بیٹھتا کا ہیکو ہی پہر کسی میخوار کی پاس

تپ فرقت سی تری ہو گیا مرنی کی قریب
تو عیادت کو نہ آیا کبھی بیمار کے پاس

پیچ و تاب آتا ہی کیا کیا مرے دل کو ہمدم
زلف آجاتی ہی جس دم گل رخسار کی پاس

نقد دل لو جو ضرورت ہو تمہین حاضر ہی
مال و اسباب کہان مجہ جگر افگار کی پاس

ہی یہی آپ کی حرمت سی شکایت مجھکو
کبھی بہولی سی نہ آنکلی گنہگار کی پاس

قتل کیجی جرم و خطا ہوگا تو سن لی ای دل
ہان کہنی کو نہ جا ابرو خمدار کی پاس

یہ ہوا خواہ نظر آتی ہین کیچہ مجکو سنئے
ہین پڑا باندہی جو آس لگی ہو دار کی پاس

افسوس
دل ہمارا کسی نے چھین لیا
ہائے افسوس صد ہزار افسوس
ہوگیا آئینہ پر غبار افسوس
ہو گیا خاک وفا کا تار افسوس
نہین تلوار آبدار افسوس

[illegible]

تار اشکون کا اپنی ٹوٹ گیا
کم ہوا موتیون کا ہار افسوس

نہین آتا تو اسے سیج زمان
کر رہا ہون دم شمار افسوس

بیقرار رہے ہی اب تو آٹھ پہر
لے گیا دل کا وہ قرار افسوس

اوسکو سینے سے کیا لگاؤن شرم
میرا سینہ ہے داغدار افسوس

نکرون کیون مین بار بار افسوس
مجھکو بھولا ہے وہ نگار افسوس

ہم نہ لوٹین تری بہار افسوس
غیر ہوئین گلے کا ہار افسوس

نہ معطر ہوا مشام کبھی
نہ کھلی زلف مشکبار افسوس

ایک عالم فدا ہوا لیکن
نہ ہوئے ہم ترے نثار افسوس

ایک دلبر کے ہجر مین دم بھر
دل کو آتا نہین قرار افسوس

غیر کے ساتھ باغ جاتے ہین
ہم ہین نظرون مین خار افسوس

دست حسرت ہو مین نے پھیلائے
نہ ہوا یار ہمکنار افسوس

قتل کرتے نہین وہ ابرو سے
نہین چلتے یہ ذو الفقار افسوس

کہتی ہین دیکھکر بھوین تیرے
علی کا فرکو ذو الفقار افسوس

قطعہ
مجھسے ہمدم نے ایکدن پوچھا
روتی تم کیون ہو زار زار افسوس

[illegible]

[illegible]

چمن مین کیا وہ گل آیا تھا بلبل — کرہی ہر شاخ جھک کر مثل آغوش
گئی دل کی طرح جان اوسکی ہمراہ — اوٹھا پہلو سے جب تک قبا پوش
نہین سنتا ہی نالہ میرا سلئے — برنگ شیشہ ہی کیا پنبہ در گوش

ردیف	کہین ہم کیونکر اوس سے حال ہی شرم جو کچھ بولین تو کہتا ہی کہ خاموش	صاد مہملہ

دیکھ لے گر زمین پہ تیرا رقص — کرے گردون پہ یار زہرا رقص
بسملون کا کسے خوش آیا رقص — دل تڑپ کر ہے آج کرتا رقص
وجد مین آئے دیکھکر زہرا — ہے بتون کا ستم خدایا رقص
گلشن روے یار کو دیکھا — کب ہے طاؤس دل کا بیجا رقص
دیکھکر دور جام مستی مین — کہتے ہین دختر رز کا دیکھا رقص
آئی گردش مین تو جو پھیرے آنکھ — کرے ساغر کی طرح شیشا رقص
ناز سے وہ جو آئے آنکھون مین — پتلیون کا اونہین دکھایا رقص
سایہ بھی اوسکا رقص کرنے لگا — قہر ہے قہر اوس پری کا رقص
اسقدر ہے پسند طبع ستم — مرغ بسمل کا اوسکو بھایا رقص
کہتے ہین سب چمکتے ہے بجلے — کر رہا ہے جو وہ بھبوکا رقص

[illegible]

آنکھ تاک کچھ نہیں دل دیدیا اونہیں
آغاز سے ہی کام نہ انجام سے غرض

ہی دل میں عشق ابروے خمدار یار کا
وابستہ مجکو ہی اسی صمصام سے غرض

دیتا ہے دل نقد جان کو قاصد پروانہ ہو
[illegible] ہی تجھے انعام سے غرض

[illegible] ہیں آوں سُبّے کا ذکر ہوا ہے دن
کچھ اونکو دین سے ہی نہ اسلام سے غرض

آٹھون پہر ہی زلف و رخ یار کا خیال
صد شکر صبح سے ہی نہ ہی شام سے غرض

کہتے ہیں نامہ بر سے وہ خط پہاڑ کر
کیا مجکو اوسکی نامہ و پیغام سے غرض

دل لے چکا مرا تو وہ کہتا ہی بیوفا
مجکو نہیں ہی عاشق بدنام سے غرض

عاشق ہوں میں تو نرگس مخمور یار کا
ساقی نہیں ہی مجکو تری جام سے غرض

مجنون کی طرح دشت نوردی کرینگے ہم
مطلب گہر سے ہی نہ در و بام سے غرض

آئینہ ہو گیا ہے دیکھ کی حیران عارض
صورت مہ نظر آتی ہی جو درخشان عارض

لوح قرآن ہی جبین آیت سجدہ ابرو
خط عارض ہے وہی تفسیر قرآن عارض

[illegible] پریان ہی کی لطافت
واہ کیا کہتی ہیں یہ حضرت انسان عارض

عکس گل رنگ جو اسکا کبھی پڑ جائیگا
در و دیوار کو کر دیگا گلستان عارض

ایسی آیات کی [illegible]
حاشا گو ہے خاتم تو سلیمان عارض

[illegible]

ردیف طاے مہملہ

ابر میں مہ چھپا ہے شرما کر | چھوڑ کے منہ پر جب او بال فقط
دلدہی کی غرض کچھ اسکو نہیں | یاد ہے جنگ اور جدال فقط
وہ ستمگر خفا نہو جائے | مجکو بس ہے یہی خیال فقط
[illegible] ہاتھوں میں اگر ملے مجھکو | بوسۂ لب شب وصال فقط
دام تزویر سے وہ رکھتے ہیں | وان ہی کیا گیسوؤنکا جال فقط
[illegible] ادسکے مژہ نگاہ تیر سے | [illegible] کیا مارتے ہیں چال فقط
شب [illegible] گذرے گی صبح [illegible] | [illegible] ادس ماہ کا خیال فقط
دل لالہ کے داغ دینے کو | [illegible] اور ہی صنم کی نشان فقط
[illegible] کو کہا وہ ہوگیا تسلیم | [illegible] بس ہے یہی کمال فقط
[illegible] سنو سے صبح فراق | [illegible] یہ طلب شب وصال فقط
چال چلتا ہے اس ادا سے وہ | [illegible] صنم کے چال فقط
عشر بپا کیا ہے قامت نے | لا سکے ہو بحال کیا وہ چال فقط

ردیف ظاے معجمہ

چاہتا ہی وہ یا نہیں اے شمیم
دیکھنے سے ہے یہ فال فقط

[illegible] اے شمیم ہے محبوب کا بیکار لحاظ | عاشق زار سے کرتے نہیں دلدار لحاظ

[illegible]

ہین فقط ہونٹ سے شیرین سخنی کا عاشق
مجھسے کرتا ہی غیبت تو دم گفتار لحاظ

ہو کی بدخواب دشنام کہین دی نہ مجھی
مجھکو آتا ہی اوسی کرنی مین بیدار لحاظ

ہم کرینگی نہی جاکو ہی دل سی منظور
اوس سے آتا ہی ہمین کرنی مین انکار لحاظ

پیاس جب تیغ کی ہی وہ آب پلا دیتی ہی
کرتی ہی تشنہ لبون کا تری تلوار لحاظ

اب جو فرماہی گا آپ وہی سنیے گا
ہو چکا ضبط کیا آپ کا سو بار لحاظ

نشا ہی شوق سی لون بوسہ نہ ساقی کا
خوف بیہوش کو کیا کرتی ہین ہشیار لحاظ

وصل مین شرم و حیا تم کو مشکل ہی بہت
کثرت شوق سی ہو جاتا ہے دشوار لحاظ

ردیف عین مہملہ

دیکھلے محفل مین جس شب جلوۂ جانانہ شمع
ہو چراغ روی روشن دیکھکر پروانہ شمع

شعلہ ہی دست حنائی ساعد جانانہ شمع
نور کی رکھتا ہی آج آ دل مرا کاشانہ شمع

روی جانان دیکھکر گلشن بلبل ہو نثار
صدقی ہو تو سہی کی صورت پروانہ شمع

جلنے سے پروانیکی روتی نہین زار زار
انسو بہتی ہین جو سنتی ہی مرا افسانہ شمع

کیجیے افسانہ ہم تم سی جدا ہین رات دن
سرو قمری باغ مین ہین بزم مین پروانہ شمع

تو نی اولٹی رو روشن سی محفل مین نقاب
پردۂ فانوس سے نکلے گی بیتابانہ شمع

رشک گل جو رخ ہی تو قد غیرت شمشاد ہی
اسیہ بلبل گر ہی عاشق اوسپہ ہے پروانہ شمع

[illegible]

[illegible]

رو بہ رو رہتی ہی اوسکی اور ہنستی ہی جھکے
کرنہ لی معشوق سی سیر گہین یارانہ شمع

آئے مینوشی کو گر سیر وہ رشکِ آفتاب
جام پروانہ بنی ہر شیشۂ میخانہ شمع

غیر سے خالی ہی گھر اب ہم ہین اور دلدار ہے
شرم ہم ہین صورتِ پروانہ صاحب خانہ شمع

ردیف غین معجمہ

گر کی برقِ آہ نی کیا کیا کیی روشن چراغ
روشنی سی ہوگیا ہر دانۂ خرمن چراغ

چہرۂ پر نور جانان کا ہی کیا روشن چراغ
حسن کی اقلیم مین جلتا ہی بی روغن چراغ

گرم رفتاری کہائی توسنِ جانان اگر
ہر قدم ہو جائے ہر نقشِ سُمِ توسن چراغ

گھر مین ہو پھر کس طرح ہجر کی شب روشنی
میری آہِ سرد سی ٹھنڈے ہوئے روشن چراغ

جب نہ رہتی مرا گھر تو بنجائے وہین
نور تن اوسکا ہی ہر خانہ جوشن چراغ

بعد مدت کم ہوئی وحشت تو یہ ثابت ہوا
غول تہی وہ جنکو مین سمجہا کیا روشن چراغ

اسقدر ہی روشنی اوسکی تنِ پر نور کے
رات کو دہوکا ہوا ہی پیرہن چراغ

خوبرویانِ جہان سے کب ہوا عالم کو فیض
آتشِ گل ہی کہی ہوتا نہین روشن چراغ

شمع سینے پہ زخمِ دل کی ہو گر مستعد
رشتہ بنجائی فتیلہ دیدۂ سوزن چراغ

شب کو وہ خورشید رو گر ہو خرامان صحن مین
ماہتابان کا وہین ہو جائے گل روشن چراغ

انس ہے روشن آتش رخسار سے مجھکو کمال
اس سبب سے گل نہین کرتا وہ خفتن چراغ

۸۹

ردیف قاف

جبسنا کنجو تو نہ ای تنک مجہی سمجھا عاشق
بس ہی تجسی نہین پہنچی یار عاشق
ایکدم بہون ای جان مین ترا عاشق
اوسکی کوچی مین جو جا پہنچا عاشق

فرقت جانان سی ہی اندھیر انکھون مین مری
شوق مین اوس شعلہ رو کی سکو حاصل ہی سواد

کرسکی کسطرح سی روشن مرا مسکن چراغ
ہی ستارونکی طرح ہر ایک داغ تن چراغ

باغ بزم یار مین ای شرم گل ہو جاے وہ
گل کری محفل مین گر وہ غیرت گلشن چراغ

ردیف **الفا**

اوسکو خنجر سی نہ اتا ہی نہ تلوار سی خوف
جسکو رہتا ہی تری ابروی خمدار سی خوف

اپنی ٹاپون سی اوڑادی نہ مری خاک کہین
یہی رہتا ہی بس اوس شوخ کی رہوار سی خوف

نبض عاشق کی تری دیکہکے کہتی ہین طبیب
ہمکو رہتا ہی اسطرح کی بیماری سی خوف

رگ گل سی بہی ہی نازک نہ لچک جای کہین
مجکو رہتا ہی یہ ہر دم کمر یار سی خوف

ہم وہ جانباز ہین عاشق تری جسکو نسبی ہوے
سامنا کرنی مین کرتی نہین دو چار سی خوف

پہر کبہی چہوٹیگی نہ اوس طفل کے گہر کا جانا
غیر اگر کہتا ہی نہین کہتی ہین دو چار سی خوف

کہین معشوق ہی نہ کافر کرین ہای اسکی
ہی اوس طفل برہمن کہی زنار سی خوف

وعدہ وصل کیا یار نے انکار کی ساتہ
ایسی بدعہد کی کیونکر نہو اقرار سی خوف

دیکہکر زلف سیہ اپنی نہ نکلی انسو
واقعی اگر کون کو ہوتا ہی شب تار سی خوف

کہین پامال نہ دل مثل حنا ہوجاے
یہی ای جان جہان ہی تری رفتار سی خوف

جنس دل لیکی تمہین سی کہین پہر نہ دے
ہی مجہی آٹھ پہر ایسی خریدار سی خوف

بزم مین نالہ کیا کرتا ہی قلقل ہر جام
ساغر چشم کا کیا ہو گیا شیشا عاشق

دیکھتی حسن خداداد جو تیرا ای بت
قیس کے طرح سی ہوتی ہی لیلا عاشق

تیری ہمنام کا ہی نام جو لیتا ہے کوئی
گاہ دل تھامتی ہین گاہ کلیجا عاشق

جھک کی قد صورت آغوش نہ کیون ہو جائے
ہم بغل ہونیکی رکھتی ہین تمنا عاشق

کبھی مجنون کبھی فرہاد بناتی ہین کبھار
خاک سی میری ہوا کرتی ہین پیدا عاشق

ایک الفت مین ترے اتنی مری نام ہوئے
مضطر و بیخود و دیوانہ و شیدا عاشق

مین ہی تنہا نہین اوس گھڑی یہ عاشق ای شرم
حسن پر اوسکی تو ہے سارا زمانا عاشق

ردیف کاف فارسی

کیون نہ ہر لحظہ دگرگون ہو دل زار کا رنگ
اک زمانی ہی نرالا ہی ترے یار کا ڈھنگ

قتل عاشق کو کیا کرتی ہو بیجرم و خطا
تمنے سیکھا ہی کسی شوخ جفا کار کا ڈھنگ

گاہی خوش کر دیا گاہی کیا آزردہ مجھی
سچ کہو سیکھے ہو تم کس بت عیار کا ڈھنگ

لوگ کہتی ہین کہ انسان ہی تیرے کی صورت
ہو نہو ہی یہ اوسی شوخ طرحدار کا ڈھنگ

چٹکیان لیکی جگاتا ہی مین جب سوتا ہون
اوس ستمگر نی نکالا یہ نیا پیار کا ڈھنگ

ابھی رو دیتی ہین محفل مین ترے خاص و عام
گرد کہا دون مین ابھی اونکی گفتار کا ڈھنگ

گاہ شوق آتا ہی گاہی ہی ہوس شے ہے
آج کل ضعف سے یہ ہی ترے بیمار کا ڈھنگ

گمان ہر ایک کو ہوتا ہی تار بستر کا
ہوا ہی ضعف سی یہ تیری ناتوانکا رنگ

وہ سرخ رنگ ترا ہی کہ رو برو تیرے
سیاہ آیا نظر مجکو ارغوان کا رنگ

یہ نازکی ہی کیا جب تصور بوسہ
مثال غنچہ سوسن ہوا دہان کا رنگ

فراق گل مین خزان نے مگر رولایا خون
ہوا ہی سرخ جو بلبل کی آشیان کا رنگ

ہماری آہ کا شاید دہوان یہ پھیلا ہی
نہین کبود ہی بیوجہ آسمان کا رنگ

گلابی ٹوپی کی رنگت عیان ہے تلووں سے
نظر کہان ہمین آتا ہی یہ کہان کا رنگ

مری فسانی کو سب نکی روئی ار ونزار
سُند ہا یہ محفل جانان مین داستان کا رنگ

ہمیشہ غصہ سی منہ اونکا لال رہتا ہی
ہی اندنون مین ہمارے یہ مہربان کا رنگ

تمہاری گرمیون سے وہ بہی مثل شمع جلا
ہوا یہ آپکی محفل مین شمعدان کا رنگ

ادسی جو دیکہی ہنسی ہمکو دیکہکر رولے
ہماری رنگ سی بہتر ہی زعفران کا رنگ

کسیکے خون سی رنگین ہین در و دیوار
شفق سی سرخ نہین ہی ترے مکان کا رنگ

گلوری یار نی منہ مین جو لے تو بل بے صفا
عذار سی نظر آتا ہی برگ پان کا رنگ

فریب و مکر و دغا و حسد ہر ایک مین ہے
عجب طرح کا دکہائی دیا جہان کا رنگ

زبان کالی ہوئی خوب کوسنے مجھکو
ہوا ہے کبود آپکی زبان کا رنگ

برنگ شمع جلا کرتی ہی مزار مین بہی
یہ سوز غم سے ہوا میرے استخوان کا رنگ

کہتی ہین نازسی خون کرون کہین چار
ہاتہ مین اپنی لگاؤ ہمین حنا کیا حاصل

بزم مین اوسکی کرین غیر رسائی پیدا
کیون رہو دن یار سی اک دم مین جدا کیا حاصل

خط تو لیجا مرا آپ تو اوسکو کہو دے
قاصدا اوسکا تجہی دون مین پتا کیا حاصل

وہ نہ آگاہ ہوا میرے تڑپنے سے اگر
بے اثر نالہ عبث مین نے کیا کیا حاصل

ایسی بیمار بہلی اچہی کہین ہوتے ہین بہلا
ای طبیبو مرگ کی ہو دوا کیا حاصل

چاہتا ہی جسی دل پاس نہین وہ ساقی
جام کو می سی اگر تونی بہرا کیا حاصل

آجکی شب تو نہ دم دیکی چلی جاؤ تم
راست بازون سے یہ کرتی ہو دغا کیا حاصل

لطف ای یار اوٹہیگا نہ می نوشی کا
می سی ساقی نی اگر جام بہرا کیا حاصل

کیون پلاتا ہی دوا فرقت جانان مین طبیب
ہوئی بالفرض اگر مجہکو شفا کیا حاصل

دیکہہ لیتا ہون تصور سے مین ہر دم اوسکو
منہ چہپاتا ہی جو وہ ماہ لقا کیا حاصل

غیر سچے ہین تری آگی ہمین جہوٹی ہین
بیوفا تجہسے کرین ہم جو گلا کیا حاصل

سگ دلدار جو کہاتا تو سعادت ہوتی
استخوان تونی اگر کہائی ہما کیا حاصل

کوئی کانٹا نہ چہبا کوئی نہ چہالا ٹوٹا
پہری صحرا مین جو ہم برہنہ پا کیا حاصل

بدگمان ہی نہین کچہ اوسکو محبت کا یقین
جان بہی تونی جو دی اوسپہ لا کیا حاصل

یار کی دل کا غبار آہ نہ دہویا اسنے
آنکہہ سی میر اگر اشک گرا کیا حاصل

۵۳

کیا غرض چاند سی اوس رخ کہ منقوش ہو مین
زلف شبگون کی جو الفت مین دلا کہائی ہی پیچ

کسی لڑکی کی لیی توقدح شیر نکال
دہن زخم سے اب نالہ شبگیر نکال

یا رب یہ نالہ کری تیری طرح سی ای شرم
دل سے آہ ایسی تو اک صاحب تاثیر نکال

نہین پوشیدہ اوس صنم کا حال
مجھپہ ظاہر ہے دمبدم کا حال

رشک آنے لگا عطارد کو
سنکے اوس شوخ خوش رقم کا حال

مین تو عاشق ہون کیا بیان کرون
جور کا اوسکے اور ستم کا حال

دم اولجھتا ہے عشق گیسو سے
کیا کہون اوسکے پیچ و خم کا حال

اتنا دیتا ہے جھڑکیان ہردم
آگے ایسا نتھا صنم کا حال

قول دیکر مجھے ہوا بے قول
دیکھو کافر کے تم قسم کا حال

دیکھے زاہد تو کلمہ پڑہنے لگے
بخدا ہی یہ اوس صنم کا حال

کوئی سنتا نہین کہون کس سے
رنج کا اپنے اور غم کا حال

بے مہر سے قتل ہو گئے ہم تو
ہے یہ اون ابرو نکی خم کا حال

کبھی مخمل جو دیکھے یاد آیا
یار کے نرمی شکم کا حال

سادہ کاغذ کو کردے افشانی
ہی یہ اب کلک زر رقم کا حال

دم مین ہو جائیگا بیشبہہ جہان زیر و زبر
تیغ اسکی نرسی کرنا نہ حمائل قاتل

منہ پہ کیا زخم تری تیغ کا کہائیگا کوئی
یہ وہ پھل ہی کہ جسی چکہنا ہی مشکل قاتل

چشم و خال رخ دلدار پہ موقوف نہین
دیکہی تو ہی بہر جانکا متبت قاتل

دل ہی مین جوش تصور سی نہین ہی الفت
روح کی طرح رگ و پی مین ہے داخل قاتل

تیری آگی نہ جلی شعلۂ عدا رونکا چراغ
گل ہوا آگی تری شمع مہ کامل قاتل

دوڑ کر آیا جو مقتل مین چڑہا دم میرا
پاؤن پہولی دم آخر سر منزل قاتل

قتل کرنے سے مری ننگ نہین لازم ہے
شرم بہی ہی تری جانبازو مین داخل قاتل

جلوہ گر جب رخ انور کا ہوا تل قاتل
رحل چرخ ہوا دیکہکے بسمل قاتل

نقد جان تجہپہ تصدق کیی جانبازون نے
ہو گئی گنج شہیدان تری محفل قاتل

چاندنی زخمی الفت کو نہ کیونکر مارے
تیغ ابرو ہی ہلالی مہ کامل قاتل

بعد مردن بہی ہے یہ شوق شہادت ہمکو
حشر کو اوٹہین گے کہتے ہوے قاتل قاتل

خط ہی مانند خضر چشمۂ حیوان ہی دہن
زلف ہی مثل پری حور شمائل قاتل

گل کہلا تیغ نگہ سی ترکے کوئی دم سیر
چہپے باغ مین کرتی ہین عنادل قاتل

چمن جوہر شمشیر جو تو دکہلائے
چمنستان سنے کل آئین عنادل قاتل

۵۵

جام مے اب تو پلا اور کسی کو ساقی
مست و بیخود ہوئے پیرہنہ جام سے ہم

سیج پھولوں کی بچھا رکھتے ہیں اوس گل کے لیے
کرتے ہیں وصل کا سامان سر شام سے ہم

دل نہ دیتے کبھی لے دید سمجھتے جو نہیں
ہوئے آغاز میں آگاہ نہ انجام سے ہم

چھپ کے لی دل میں اگرچہ کبھی کہلا بھیجا
خاک بھی خوش ہوں ترے نامہ و پیغام سے ہم

وعدہ آنے کا کر ایسیاں کر شاد ہو دل
یوں تو خوش ہوتے نہیں غیر کے پیغام سے ہم

جیتے جی پیچ سے زلفوں کی نکلنا معلوم
ہے یقین کہ بھی چھوٹیں گے نہ اس دام سے ہم

یا گری بات پاس سے ہم اور دیا سر اپنے تھے
اب خفا ہوتے نہیں یار کے دشنام سے ہم

یہ تو قدرت ہی کہاں گھر میں جو آ کے جائیں
دیکھ لیتے ہیں مگر اوس کو در و بام سے ہم

اے بت پردہ نشیں تو نہ تھا ہم سمجھیں
مگر اتنے نہیں آگاہ ترے نام سے ہم

غیر کو ساتھ جو اپنے لگا کے تھا تو دیکھا
آگ کی طرح چلی گرمی حمام سے ہم

دور ساغر شب فرقت میں نہ آئی کیونکر
کہ سمجھتے نہیں کم گردش ایام سے ہم

یار بن سیر شب ہوئی فرقت میں بیمار شب ہجر
روز کرتے ہیں سحر رو کے سر شام سے ہم

نرگسی چشم صنم کا دل شیدا تھا مریض
تلخ کام اور رہے شیرۂ بادام سے ہم

پھر نہ سیدھا ہوا ان کی زلف کے پھندے میں اسیر
ابکی بچ جائیں جو صیاد ترے دام سے ہم

لا کے مکتوب جو نامہ بر کا ہمارے تو دیا
پائیں دین آج سے او خلعت و انعام سے ہم

ای فلک سیاہ ہی اوس مہ کی جدائی اک رات
چاند کی طرح او دیکھتی ہین دور سے ہم

ساقیا تو مئی گلگون سے پیالہ بھردے
دیکھنے کو تشبیہ تری نرگس مخمور سے ہم

عشق پنہان مین اوٹھائے ہین لاکھ صدمے
ربط پیدا یون سے کرینگی نہ کبھی حور سے ہم

اگلی آئینہ دل مین کدورت ای شمیم
صاف ہونگی نہ کبھی اوس بت مغرور سے ہم

رند مشرب کو خدا سے نہ کچھ آرام سی کام
شیشۂ می ہی سی ہو وکار ہی نہ جام سی کام

وعدہ آنیکا کبھی جانے ہو تو آئیو جلد
آج ہی ہمکو صنم تمسے سر شام سی کام

خواہش عطر ہی اور کچھ نہ تمنا گل کی
جیسے کہتی ہین ہم اوس شوخ گل اندام سی کام

خط مرا ایسی پڑھا یا نہ پڑھا تجھکو کیا
نامہ بر ہی فقط اپنی تجھی انعام سی کام

کام فرماتا ہی وہ مجھکو کہ رستم سے نہو
ہو سکے یا کہ نہو اپنی اوسکی انعام سی کام

دب سی زنار محبت کو تری پہنا ہی
نہ غرض دین سی رکھتا ہون نہ اسلام سی کام

نامہ دیکر جو کہا حال مرا قاصد نے
بولی کیا اوسکی مجھی نامہ و پیغام سی کام

جان جائیگی اگر الفت ابرو ہی بیچے
آ پڑیگا مجھے اکدن تری صمصام سی کام

کیون نہ عاشق ہون کہ نایاب بانہ ہی وہ شوخ
ہمنشین کسکو نہین اوس بت خود کام سی کام

دیکھ لینی ہی پر یروسکے ہی مطلب اپنا
گرچہ کچھ ہی نہ غرض ورنہ کچھ نام سی کام

٥٧

[illegible]

ایسی قسمت سے کہان پاس تمہاری بیٹھین	جہانتک لیتی ہین تہین وزن دیوار سی ہم
مثل یوسف ہین ترے لاکہہ خریدار ایجان	جلتی ہین ایسی تری گرمی بازار سی ہم
یار اب آتا ہی جدہر سے ترے گہر کا ہمین جال	سر کو ٹکراتی ہین کیا کیا در و دیوار سی ہم

ہم سخن رہتی تھی یاد اوس گل تر ہی کی شرم
یا تو اب کرتی ہین باتین در و دیوار سے ہم

ردیف نون

تو جو ای عیسی نفس آیا مرے گہر برسات مین	ہو گیا سوی عدم میرا سفر برسات مین
بی رونی سی ترے کیونکر وہ سرو قامت نہال ہو	دیکہہ لو سر سبز ہوتی ہین شجر برسات مین
سیپ نیسان سے موتی ہوتی ہین پیدا سدا	چشم کی دریا نکلے یان گہر برسات مین
وصل کی شب اڑ رہی کیا ہی کہلاتا ہی لطف	ای خدا جلدی نہو جائی سحر برسات مین
سارا ساماں عیش کا تیار ہی اوس کی لیے	گہر مری وہ رشک مہ آئی اگر برسات مین
فرقت گریہ کیتی ہین رو مخطط دیکہکر	واہ کیا جلوہ شام و سحر برسات مین
اشک خون گرم مژگان سی مری جاری نہین	ابر باران سی برستی ہین شرر برسات مین
جانتا ہون ابر باران سی نکل آیا ہی چاند	گہر مرا گہرا اوسکا ہوتا ہی گذر برسات مین
نامہ ایکر کیون نہین جاتا ہی اوس شوخ تک	ای کبوتر جہڑ گئی کیا بال و پر برسات مین
منہ برستا ہی نہین لوٹا سمجہا ہی جہان	حال پر روتا ہی میرے ابر تر برسات مین

[illegible]

[illegible]

عطر مین مشک مین عنبر مین تباد و مجکو
خاک آنکھون مین ترے تجکو نہ دونگا ہرگز
صورتِ آئینہ لیں کر دیا حیران مجکو
سچ بتادو کہ محبت مین زیادہ ہمسے
مین نے دزدیدہ نگاہون سے جو دیکھا تو کہا
قتل اس نازو ادا سے مین ہوتا کیونکر

واسطے کسکی صنم تمنے لبا ئین ڈلیان
دور سے کھلکے یہ ظالم نے دکہا ئین ڈلیان
اس اداسے بت کافر نے دکہا ئین ڈلیان
آشنا کون تہا وہ جسکو کہلا ئین ڈلیان
جو گھڑی مین سے مری تونے چرا ئین ڈلیان
مجکو دکہلاکے ستمگر نے چبا ئین ڈلیان

یار ہمسے تو کہو کسلیے وسواس کیا
شرم کی ہاتہ سے کیون تمنے نہ کہا ئین ڈلیان

گر مر گیا رقیب تو شادی کی جا نہین
کس طرح مین کہون کہ مراجی خفا نہین
تشخیص کیا طبیب کرے اس مرض کی آہ
رنج و ملال دوست کو اے دل نہ دیجیے
کیا جانے دلبری کی وہ انداز ہمدمو
آئی بہار پہول کہلے باغ مین مگر
قاصد سے راز دل نہ کہیگا حجاب سے

دار فنا مین کوئی ہمیشہ رہا نہین
غصہ سے نامہ یار کو مین نے لکہا نہین
یہ درد عشق وہ ہے کہ جسکی دوا نہین
آزردگی مین یار کی ہرگز مزا نہین
دیوان عشقبازی کا جسنے پڑہا نہین
غنچہ ہمارے دل کا ابہی تک کہلا نہین
لا انتہا ہے شرم اوسے ہیچ یا نہین

شانہ تری گلی کی طرف کی ہوا نہین
تونے کسو سے جو ہاتہ مین ودیا شکر کی
سمجھا جہان مین کہان کسی نے ...
پہلو سے اوٹھ گیا جو وہ ...
محفل مین ... دل لگا نہین
مجکو ... کہون کہ وہ گل ہو وفا نہین
مدت ہوئی کہ ایک بہی ... لکہا نہین
سمجھا ہے کوئی بات جو پوچھا نہین

عاشق ہین جان بلب تجہی پروا ذرا نہین
ایسا فراق یار مین رویا ہون زار زار
آنکھون مین اب ہو تمام کو آنسو رہا نہین
کس ... صاف ہی شام ... یار کا
... آئینہ مین ہی صفا نہین
کیا چاک ... سیف زبانی وہ کیا ہو ...
... ابتو بجز اپنی دوا نہین
اقرار

اقرار کرکے آج سے کا آیا نہ اب ملکا — یہ عہد تجہسا کوئی بہی آج بیوفا نہین
دو چار بوسی مانگی تہی کہہ دینگی منہ پہ صنکا — اوس خود غرض نی ایک بہی بوسا دیا نہین
اتنا ہی شکر اب بہی جو قاصد نی خط دیا — نامی کو میری یار سنے پرزی کیا نہین
شیرین ادا سمجہ کے نہ وارفتہ ہو دلا — سیٹھی چہری ہین باطمین انکی مزا نہین
اسنی دیا اوسی ایسا جمال حسن — وا مغتہ اوسکا کونسا شاہ و گدا نہین
ایسی حیا و شرم عطا حق نی اوسکو کی — گالی کا لفظ منہ سے کسینی سنا نہین
خود بین و خود پرست ہے وہ شوخ خود پسند — ہرگز کسیکی بات وہ بت مانتا نہین
کیون تونی جیب و دامن گل چاک کر دیا — میری طرح جنون جو تجہے ای صبا نہین
اچہا ہوا تمیز نہ کچہ عشق مین رہے — ابتو کوئی نظر مین ہمارے برا نہین
ہوتی ہین مست سونگہہ کی ہم بوے زلف یار — کم موج می سے موجہ باد صبا نہین
دیوانہ کر دیا مجہے اسے غیرت پری — کیونکر کہون مین زلف کو کالی بلا نہین
یاران رفتگان کا پتا کس سے پوچہیے — ایسے گئی زمین پہ کہین نقش پا نہین
دشمن ہوا وہ مبارکا کی جس سے دوستی — سچ ہی شکل کیسکا کوئی آشنا نہین
طوفان نوح سمجہین گے سب اسکو دیکہنا — آنسو ابہی تو آنکہہ سے اپنی گرا نہین
ای شرم گو فراق مین ہو ڈہونڈہ جان — ابتک تو راز عشق کسی پر کہلا نہین

دیکھکر نبض مری ہنسکے یہ کہتی ہین طبیب
عشق ہی اسکو سیطرح کا آزار نہین

ہمنے دیکھا ہی ہزارون ہی ستمگار ولیکن
کوئی ثانی ترا ای شوخ ستمگار نہین

گاہ خوش کرتی ہو اور گاہ رلا دیتی ہو
وہ عنایت وہ مروت وہ ترا پیار نہین

اور اگر کچھ نہین ملجاتا ہی باتونکا مزا
سچ یہ ہی لطف سے خالی ترا انکار نہین

بزم قاتل مین الٰہی نہ ڈگی پای ثبات
شمع کی طرح مجھی سر سے سروکار نہین

ہو زیارت شہ کونین کی روضہ کی نصیب
اور کچھہ دل مین تمنا مری زنہار نہین

خنجر غم کی ہین لاکھون دل افگار پہ زخم
جز حسین ابن علی کوئی خبردار نہین

دونون عالم کا حسین ابن علی مالک ہی
ایسا سلطان نہین ایسا کوئی سردار نہین

کیا کہین حال اسیران محبت تجھسے
دام الفت مین پہنسکی تو گرفتار نہین

سام دل تیری برا ئینگے او نہین سی ای شرم
جز علی اور کوئے تیرا مددگار نہین

نہ تو جا سکتے ہین ہم اور نہ بلا سکتی ہین
اونکا جی چاہی تو سو بار وہ آسکتی ہین

گھات مین رہتی ہین اس رقیب بد ذات
آج کل پاس ہم اوسکی نہین جا سکتی ہین

شکوی ہین کو دل غمگین نہ سنا ر ظالم
پر تری ڈر سی زبان تک نہین لا سکتی ہین

جان سے ہاتہ اوٹھائی ہوی ہم بیٹھے ہین
پاس اغیار اوسی اپنی بٹھا سکتی ہین

سوختہ کردیا دل تیرا جلا کر اوسنے | خوب مشتاق ہی وہ یار جفاکاری مین

حال دل اپنا تو اظہار نہ کرنا ای شرم
اک زمانہ ہی ستمگر کی طرفداری مین

زندگی اپنی بسر ہوتی ہی مینخواری مین | یہی حاصل ہوا او مست تری یاری مین
نام مشہور کیا اپنا ستمگاری مین | کیا ملا تمکو مری جان دل آزاری مین
خواب مین بوسہ لیا تہا نہ خفا ہو اتنا | جرم یہ بہی ہوا ہی نہین بیداری مین
ہو گئی جان ہوا سیر ہوا خواہون کی | تجھکو دیکہا جو ہوا دار کی سواری مین
وہ تری در کی فقیری ہی مین ہی لطف ای شہ حسن | یہ مزہ ہی نہ حکومت مین نہ سرداری مین
دل ہی بیجا نہی طرحکی کرتا ہی وہ شوخ | کون یان اوسکی مقابل ہی طرحداری مین
بوسہ ہای لب میگون مین جو کیفیت ہی | لطف ای بادہ کشو کب ہی وہ مینخواری مین
ہنس گیا سلسلۂ زلف مین جو دیوانہ | زندگی بہر وہ رہا اوسکی گرفتاری مین
شرارہ شرربار بلائے جان ہی | سات دوزخ کی ہی گرمی اسی ہنگاری مین
حشر کی دن مری ستارنی رسوا نہ کیا | چھپ گئی میری گنہ پردۂ ستاری مین

جسکو ہی عشق حسین ابن علی سی ای شرم
رہتی ہین شیر خدا اوسکے مددگاری مین

زبان کو کاٹتی ہین ہو سمجھ ہم شہرین جانی ہین — لب شیرین کی بوسی کا مزا جب ذکر کرتی ہین

تمنا رنگی کوئی بھی اگر یہ نہین کہتا — چلو بیٹھے ہو کیا اسد مژدہ تمکو یاد کرتی ہین

یہان تک تنگ نالون سے ہمارے ہین گئے گھبرا کر — دعا مرنی کی میری واسطی صیاد کرتی ہین

اوڑا کر عاشقون کی خاک ظالم ہنسکے کہتا ہے — ہوا خواہون کو اپنی آج ہم برباد کرتی ہین

چمن مین ہین جب وہ خوش قد یاد آتا ہی تو حسرت سے — تسلے کی لیی پابوسی شمشاد کرتے ہین

وہ اگلی سی نہین ہی سخت جانی مر رہی ہین ہم — عبث وہ تیز اپنا خنجر فولاد کرتے ہین

وہ بیخود ہون جو ادنی غیر ہی کی بات مین غافل — یہی سمجھا وہ شاید مجھسی کچھ ارشاد کرتی ہین

کہان جائینگی ہم وابستۂ زنجیر الفت ہین — ہمین بیڑی پنہاتی ہین کیا آزاد کرتی ہین

نہایت رنج ہوتا ہی بہت اے شرم روتی ہین — ذرا بھی یاد جب ہم شفقت استاد کرتے ہین

دیکھکر ہمکو جو منہ آپ چھپا لیتے ہین — نہین معلوم کہ ہم آپ کا کیا لیتے ہین

سچ ہی راحت نہین ملتی ہی کبھی الفت مین — بوسہ تب دیتی ہین جب ہمکو جھکا لیتی ہین

ایک دو جام سے کیا ہمکو ملے کیفیت — ہین وہ میکش خم افلاک چڑھا لیتی ہین

گوش نازک کی جو اوصاف بیان کرتا ہون — دل مین جو آتا ہی وہ مجکو سنا لیتی ہین

انگلیان پنجۂ مرجان ہین کف پا گل سرخ — دست و پا اپنی کبھی جب حنا لیتی ہین

شب تاریک لحد ہو گئی روشن صد شکر
ہتو گہر بیٹہی میسر ہی سب مجہی سیر چمن

داغ سینی کی ہی سو شل چراغان مجہکو
دل کی داغوں سی ہی لالہ چمنستان مجہکو

یاد اوس مصحف رخ کی جو نہ بہولی ای شرم
لوگ سب کہنی لگی حافظ قرآن مجہکو

دانت ہنسنی مین نظر آئی تمہاری دن کو
آج ای ماہ دکہائی دئی تارے دن کو

ہجر مہرو مین ہی اشک ہمارے دن کو
شب کو پنہان رہی نکلی یہ ستاری دن کو

آہوی چشم کا دیکہی نہیں آتا جو خیال
نظر آتی نہیں صحرا مین چکاری دن کو

شب کو اوس غیرت خورشید کی ہی دید جمال
مہتابان کی میسر ہین نظارے دن کو

روز وصل آیا تو کیا ایسی ہین جاگی شب ہجر
آنکہہ کہلتی ہی نہیں نیند کی ماری دن کو

کٹ گئی رات تو ساتہ اپنی سولایا اوسنی
شکر ہی جاگ اوٹہی بخت ہماری دن کو

جسسے تم بولی تہی شب کو لب دریا ہنسکر
رو رہا ہی وہی دریا کی کنارے دن کو

آنکہہ سے اوس بت محبوب کی تشبیہ جو دے
منہ دکہاتی نہیں صحرا مین چکاری دن کو

کاروان لیتا گیا ساتہ وہ یوسف میرا
صبر و آرام دل و جان بہی ہاری دن کو

رات کا وعدہ تو جہوٹا ہوا دکہلائی نہ شکل
فضل باری سی نظر آئی ہو باری دن کو

منہ کو گیسو سے سی نہ چہپاؤ پیارے
ہجر کی رات بناؤ نہ ہماری دن کو

65

لذت وصل نہ حاصل کبھی ہوگی اوس سے
تب میں سمجھوں کہ لگی صف لب شیرین
بھاگڑ وں جب میں طلب بوسہ لب اوسکا
وصف نظارہ اوسکی باغ میں پہروں

جو جفا کار بھی ہو اور ستمگار بھی ہو
دم تحریر قلم سیر اشکبار بھی ہو
تعلق ہی ساتھ ہی انکار کی اقرار بھی ہو
چشم مخمور بھی ہو نرگس بیمار بھی ہو

قدر داں ہو جو حسین اوس سی نیا ہی شرم
ناز بردار بھی ہو اپنا خریدار بھی ہو

جب سے سبب نے در دیا اک جہان کو
یو جان عاشقی میں گئی نام تو سوا
کہنی وصل ... غمین لاغر ہوا ہوں میں
ای سوز عشق تو نی جلایا ہی اسقدر
پوشاک آپ نی آج بہر کی اوسنی زیب تن
کچھ حال دل کہوں تو وہ کہتا ہی بک نہ
دیکھا سو فلک تو لگا کہنی یہ وہ شوخ
جی جا بیا ہے میرا اسمین جو ہو سو ہو
گل کو عذار نی تری شرمندہ کر دیا

یارب جدا نہ کیجیو اوس میری جان کو
لازم یہی ہی سو دکھوں اس زبان کو
تو دیکھ میری پوست کو اور استخوان کو
آنکہ نیا دیا ہی ہر اک استخوان کو
خجلت سے پانی پانی کیا آسمان کو
سننی کا نہیں ... اس داستان کو
کیوں بار بار دیکھتے ہو آسمان کو
نامہ نہیں میں لکھتے کا نامہربان کو
تھا سرخ وہ سفید کیا ارغوان کو

اوس بت سی بول چال مگر ترک ہو گئے
ای شرم کچھ کہو تو سہی کیون اداس ہو

وہ رشک گل چمن مین اگر میری پاس ہو
اون پہولون سی ہوئیگا تازہ کبھی دماغ
گلشن ہو جوش گل ہو لب جو ہو قبا
ابکی بہار مین جو زر داغ ہاتہ آئے
شرمائی دیکھکر شفق آسمان بھی
ہمراہ اپنی مجکو بھی لے لیجے سیر کو
سزا ہی ایسی شخص کا بہتر ہی ہجر مین
بہلا دو پاس غیر کو ہم دور یون رہین
ای شرم کون راحت جان ہی چہٹ گیا
پہلے ہم عشق کی ثابت کرین تقصیرین دو
ایک بوسہ لیا کسدن ہوئین تقصیرین دو
کہتا قاصد کہ لایا ہون مین خط اوس مہ کا
دونون زلفون کا تری آیا جو دست شانہ خیال

ایسا کٹی کہ رنگ گل تر اوداس ہو
جس جھولی مین پہ میرے گل تر کی باس ہو
وہ گل ہو اور ہاتہ مین می کا گلاس ہو
گل کی طرح فتوح مجہی بے قیاس ہو
جسدن کہ شوخ پہنی شہانا لباس ہو
گر چاہتی یہ ہو نہ کبھی بھی اوداس ہو
ای یار وصل یار کا جسکو نہ راس ہو
افسوس ہی ہمارا تمہین کچھ نہ پاس ہو
غمگین ہو دل بہت ہو اوداس ہو
پہر بھی شوق سی پہنا میری وہ زنجیرین دو
کیون مرے پاؤن مین پہناتی ہو زنجیرین دو
آج خلعت بھی پہناؤ کہ ہما گیرین دو
گر کمین پاؤن مین میرے وہ زنجیرین دو

یار بھولو تکا شب وصل رہا تھا جو کبھی
اوس پر پریدی کی ہی بس نشانی مجکو

اسمین بدنامی ہی اور ذلت رسوائی ہے
نہین پاس آنا مناسب تری جانی مجکو

خط کا مضمون تو نہین تکیہ ہی جا لوگکا قاصد
اوس گل تر کا سنا حال زبانی مجکو

بخت خوابیدہ کا کہی تو کہون مین قصہ
ابھی سو جاؤ وہ آتی ہے کہانی مجکو

اوسکی لیے مری الفت نے کیا کچہ تو اثر
دوست کہتا ہی مرا دشمن جانی مجکو

غزل ان قافیون مین اور بھی ایک طرہ اپنی شعر
ایسی بہاتی ہی تری حسرت بیابانے مجکو

حلقۂ غم سی رہا کر کہین جانے مجکو
اپنا جلاتا ہی کوئی بھیج نت نئی مجکو

زلف مشکین کی مہک کا ہو نہیت دیوانہ صبا
اور بہورون کی عبث ہی نگہبانی مجکو

تھم کوئی دم کو تو اے دیدۂ خونبار ذرا
ہاتھ مین شاخ کی ہی مہندی لگانی مجکو

کسی صورت تو تسلی ہو مرے دلکو کہین
اپنی تصویر پریزاد یہ بھیجے جانی مجکو

کرے اظہار وہ الفت کو تو ہی چھین کہون
ہوتی حیرانی نہین چاہت یہ بتانی مجکو

خط تو قاصد کو دیا لیک فریاد سی ہاے
نہ ملی فرصت پیغام زبانے مجکو

مرا غمنامہ جو پڑھتا ہی کوئی کہتی ہین دو
ویسی ہی شناسائی نہین مرثیہ خوانی مجکو

غیرت نالۂ موزون ہین مرے سب اشعار
کیا عجب ہی جو کہین لوگ فغانی مجکو

۶۷

دل یہ کہتا ہے نہ مل وصل جب مغرور سے — یاد آ جاتی ہے جب آنکھوں کی ابرا سے مجھکو

کچھ میں آ گیا تو نہیں شکوہ و فتوا کہتا ہوں — کیون نہ لا سہ تا ہی [illegible] سے مجھکو

جیسے آنکھ [illegible] سر کہیں [illegible] — [illegible] دینی لگی ہی سارا کا خدا سے مجھکو

محو سنا کے مجھی دیدہ و دانستہ کیا — ہو سکی [illegible] آنکھوں نے دکھایا مجھکو

دل کبھی زبان سے میں پھنساؤں تارِ نیست — دم الفت سے جو ہوا کر رہا سے مجھکو

مجھ گرد نار قفس سے ہی یہ صیاد کر ضد — نہ خبر فصل بہار کی سنا سے مجھکو

مجھسے کرتا ہی [illegible] وقت آشنا [illegible]
صاف یہ ہی نہیں [illegible] صفا سے مجھکو

ہو گئی سودا پو ٹہہ ڈالو خون کر تو مدار کو — اسلیے دکھلا رہا ہوں زخم [illegible] کو

سیون یہ احسان ہی لا اتنا خدا کو یاد کر — کیا عجب [illegible] کر شدی [illegible] کو

یا تو اوس شمشاد قد سی رات دن تھی ہمکنار — یا تری ہی میں پڑی [illegible] کو

سیہ فا اور بیمروت ہی وہ ظالم حیلہ ساز — جانتا ہے دل خوب [illegible] عیار کو

مشکل و ایسا کج کو گل ہوئی سینہ کی یا — جب نہ دیکھا باغ میں اپنی گل بی خار کو

وصل کی باتوں سے ہی دل کو شاد کرتا ہوں سدا — [illegible] نہیں ہی جان زار کو

ہو گیا ہے [illegible] خنجر فرقت سی دل — چاک کر کی [illegible] سینہ افگار کو

ای بے خبر سناتا ہون دلدار کی خبر
کہتا ہون حال یار دلا ہو بحال تو

جاری رہیگا خون دہن زخم سے مرے
جب تک اپنی باندہیگا منہ کا اوگال تو

رکھی ہی پا نہ نبض پہ وہ غیرت مسیح
آنکھون کو کہول اٹھو دلا ہو بحال تو

ای شرم جسکے طرح کرین سنکے سامعین
اب اس زمین مین شعر کہہ ایسے نکال تو

دیکھیگا [illegible] تو
بن جائیگا ابھی عرق انفعال تو

زخمون کی [illegible] آنکھین
سنہ سے بلا کی منہ جو [illegible] داد کال تو

ای تیغ [illegible]
قاتل کی [illegible] ڈال تو

ہی اور کسیکو [illegible] کبھی
رکھنا [illegible] دل سے بس یہ خیال محال تو

ہی [illegible] مشابہت
ای سبزہ رنگ اوڑہ نہ یہ زرد شال تو

ای مہر شکل [illegible]
دیکھی بہار گل کی اگر سرخ گال تو

گر دہیان قتل کریگا ظالم نہین تجھی
پوشاک پہنی کس لیے پھرتا ہی لال تو

جینا نہین سدا ابھی ای منعم حریص
پھر کیا کریگا لیکے یہ مال و منال تو

بوسہ نہ دی گلی سی لگا لی مجھی کہین
پورا کر ایک تو مرا جانی سوال تو

مجروح ہو چکا ہی دلا تیغ ناز سے
شانی پہ کیون پراغ کی کرتا ہی ڈھال تو

٧٩

ساتہ ٹھوکر کی اوٹھا لیتا ہی جب رقص کے وقت
برق کی طرح چمک جاتا ہی دامن دیکھو

بادصرصر کو بھی کہتا ہی کہ پیچھے رہ جا
اسقدر شوخ کا چالاک ہے توسن دیکھو

دیکھتی کیا ہو کھڑے تم مری آنکھونکی لڑی
موتیون کی تو ذرا ہاتہ مین ثمرن دیکھو

بلبلو دیکھو اگر تم چمن کوچۂ یار
آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی جانب گلشن دیکھو

عوض بخیہ جگر کرتی ہی ٹکڑے مژگان
نکلتی ہی یہ جو ہرے آنکی سوزن دیکھو

پوچھتے کیا ہو بھلا شوق شہادت ہمسے
نکلتی صورت خنجر رگ گردن دیکھو

کہتے ہو قتل کرونگا تو اگر آئے گا
آپ تم راہ مین اپنی ہوی رہزن دیکھو

ہمکو کسطرحسے دیدار میسر ہوگا
در تلک آنیکا ہی اوس شوخ کا قدغن دیکھو

جسنی کہ عاشق بیدل کی پڑی جہڑتی
کیا ہی لہراتی ہی اوس زلف کی ناگن دیکھو

چہچہی مرغ چمن بھول گئی سب اپنے
باغ مین سنکی مرا نالہ و شیون دیکھو

اپنی دانست مین ہرگز نہین کچھ تقصیر
بی سبب مجھسی وہ کیون ہوگیا دشمن دیکھو

ردیف	برق سان ہاتہ مین قاتل کی جو شمشیر ہی شرم طائر دل کی یہی شاخ نشیمن دیکھو	ہای ہوز

دلبر کو لکھا حال دل زار کا نامہ
بھیجے نہین عیسی کو یہ بیمار کا نامہ

دل خوش نہوا دیکھ کے دلدار کا نامہ
ہی صاف لکھا وصل کی انکار کا نامہ

فن کرتا ہے کیا ساتھ مری لکھتا ہی کیا کیا
ای شرم نہ دیکھہ اوس بت عیار کا نامہ

جسکا ہمسر نہیں دنیا مین پرا یار ہی وہ — ہر طرح سارے حسینون مین جدا ہی وہ
جوش وحشت کو مری دیکھکی کہتی ہین طبیب — جوکہ مجنون کو ہوا تھا اسی آزار ہی وہ
چال کی اوسکی نہ تقلید کری کبک دری — ہوش اوڑ جائین جسے دیکھہ کی رفتار ہی وہ
اپنی دانست مین تقصیر نہین کی کوئے — پھر خدا جانی دلا کسلیے بیزار ہی وہ
ہی بجا طرہ خورشید لگی گر اوس مین — سر پہ اے خسرو خوبان تری دستار ہی وہ
زلف پیچ مین ملتا جو نہین دلکا پتا — ہی یقین مجھکو کہین اور گرفتار ہی وہ
بوسہ دینی کو کہا تھا سو دیا آج مجھے — بولتا جھوٹ نہین صادق الاقرار ہی وہ
دلفریبی مین نگاون مین ہی بی مثل و نظیر — کوئی سکھلائیگا کیا یار کو عیار ہی وہ
خوبرو کلمہ پڑھین یا نہ پڑھین کیونکر نہ اوسے — حسن و خوبی مین پرزادونکا سردار ہی وہ
جسم و جان کی نہین کچھ عاشق شیدا کو خبر — عشق مین تیرے صنم صورت دیوار ہی وہ
امی ال اوس بت کی نہ دم بازی مین آنا ہرگز — سب سے افزون تو سمجھ یار کو عیار ہی وہ
کوچۂ یار کی تعریف نہ پوچھہ ای یوسف — مشتری چرخ سی آتا ہی یہ بازار ہی وہ
مین اگر جانتا آسیا اوسے آنا تھا — کوئی کہدی مرے عیسے سی کہ بیمار ہی وہ

۷۱

[illegible]

لب نازک سے تری لعل کو دیتی نہ مثال
گل سے ہے نرم ترا جسم مگر سنگ ہے دل
سنگ پر کھودی گلکاری کری سنگ تراش

کاش ہوتی دہن اہل سخن تیھر کے
ای صنم اور بتون کی ہین بدن تیھر کے
ہم ہین دیوانی دکہا ہمکو چمن تیھر کے

سخت نادان ہین ای شرم جو دیتی ہین مثال
برگ گل سے ہین وہ لب لعل یمن تیھر کے

سنگدل نے جو بنائی ہین چمن تیھر کے
نکہت زلف بتان دشت مین جسدم پھیلی
گفتگو سامنے اوس بت کے سنی ہی نہ
وہ صنم سخت ہین اک روز کہین جا نکلا
نظر آیا جو انہین رنگ عقیق لب یار
کوکب بخت کی سختی سے ہے مخفی ہر جا
تو الا نظرون مین جو سین لب سنگین دلکو
اوس صنم نے نہین بالون مین پرو کے موتی

کہین ہو جائین نہ انبار چمن تیھر کے
سونگھنی سے ہر اک آہوی ختن تیھر کے
بت بنے بیٹھے تھی ہر ہے سکی دہن تیھر کے
دیکھکر اوسکو بنی سارے ہرن تیھر کے
یون ہین بیہ کہ بنی اہل سخن تیھر کے
کہین ہو جائین یہ سنگ کہن تیھر کے
ڈہیلے آنکھون کے ہین سن تیھر کے
سنہ مین کانو کے نظر آتے ہین تیھر کے

دھیان رکھتی ہین جو ملنے پہ تو کہتا ہے شرم
بت پرستون کی نہ ہو جائین بدن تیھر کے

ادس سے روشن ہین ہی یہ روشنی دنیا کی ہی
یار قرآن اور ہی رخسار تابان اور ہے

یان تو ہی داغ دل پر داغ وان لالہ کی پھول
میر اداماں اور ہی صحرا کا داماں اور ہے

ہی وہ چشمہ زندگی کا جسپہ مرتا ہی جہان
آب حیوان اور ہی لب تیرا جانان اور ہے

راحت دل دیتی ادکی بو اسے درد دل
زخم خندان اور ہی یہ روی خندان اور ہے

سونگھ کر اوسکو ہزارون مرگئی یوسف طرح
سیب بستان اور ہی سیب زنخدان اور ہے

ردی روشن کو تری کیا ماہ سے تشبیہ دون
ماہتابان اور ہی مہر درخشان اور ہے

مرتی ہین تیر نگہ سی ادکی آہو سیکڑون
چشم جانان اور ہی چشم غزالان اور ہے

کشت سبز اوس سے ہوا ور پائین فیض اس سے شفا
ابر باران اور ہی یہ آب نیسان اور ہے

کیا تجھے ای شرر ہم اوستاد زمانہ ہی مثال
تیرا دیوان اور ہی ناسخ کا دیوان اور ہے

منہ یہ کہتی کہ مسیحا کی برابر لب ہے
دل مردہ کو جلاتا ہی پیمبر لب ہے

برگ گل ہی بھی نزاکت مین فزون تر لب ہے
خط ہی مانند خضر آیت کوثر لب ہے

بات کی بات مین زندہ دل مردہ کو کیا
معجزی سی ہوا ثابت کہ پیمبر لب ہے

کیون نہ انگشت نما ای فلک حسن یہ ہون
ماہ نو سی کہین وہ چند منور لب ہے

بات کیونکر ہو اوس غیرت شیرینی نبات
ہی دہن تنگ شکر غیرت شکر لب ہے

۷۳

رکھیں نہ کیا کار فنا کی قدرت آہ [illegible] … اور گئی ہوش سلیمان اک لالی مور سے

وہ اگر ہاتھ سے رخ شیخ ہی اٹھاویں [illegible] … پھر نشانہ جو رہین گھر گم نہیں ہی گو سے

یہ ہی یعقوب سے عشق زرقہ یوسف کو کی … مرتبہ پوچھو عصا کا جا کی کوئی کو سے

گر دیا آزاد کیون مجکو دست صیاد نی … کیا غضب تھا شور دل کی فغان و شور سے

نشہ کا عقدا ڈر رہا ہو نہیں آہ عشق … شغل تنہا ہی ہان اسکو تنگ اور دور

پھرتی ہیں گم کہ تنہا ہی کو … شہر میں مجکو نظر آنے لگی ہین چور سے

زلفوں کو وہ رخسار سی ٹلنی نہیں دیتی … شمع رخ روشن کبھی جلنی نہیں دیتے

آنکھوں سے مری اشک نکلتی نہیں دیتی … اس راز کی دریا کو ابلنی نہیں دیتے

نفرت او نہیں [illegible] … کوچہ میں ہوا کو بھی وہ چلنی نہیں دیتے

رکھتی ہیں او سبھی حلقہ آغوش میں شب بھر … مہتاب کو ہالہ سی نکلنی نہیں دیتے

منقا کو ان روز [illegible] قفس سی نفرت … بسمل کو بھی مقتل میں اوچھلنی نہیں دیتے

سوز دل پروانہ نہیں انکو گوارا … وہ شمع کبھی بزم میں جلنی نہیں دیتے

ڈرتی ہی کہ اوگال اسکا رقیبوں کو نہ ملجای … یہ لال لب سی منہ سی اوگلنی نہیں دیتے

چھپنی نہیں دیتی تری عارض کو یہ گیسو … یہ مین کبھی کاسے کو اوگلنی نہیں دیتے

یہ خانہ دل مسکن اصنام جہان ہی … کعبہ سی کبھی انکو نکلنی نہیں دیتے

حالت مری جاتی کی ہو روشن اوسی پی ہے
اتنی بھی زبان تجھسی ہلائی نہین جاتی

خورشید درخشان ہین ترے روزن انوار
بھر آتی ہین شکل انکھہ لڑائی نہین جاتی

لا کھی کیطرح سرخ ہے لب بھوٹ کی نکلے
مسی کی دھڑی سی بھی چھپائی نہین جاتی

ای جان طرحدار ہزارون ہین یہان مین
انداز و ادا تیری سی پائی نہین جاتی

معشوق کی جانب سی لگاوٹ نہو جب تک
آوارہ طبیعت ہی لگائی نہین جاتی

دانستہ نہو نسکے مگس خوان ارازل
جیتی ہوی مکھی کبھی کھائی نہین جاتی

تدبیر سی ہر اک چیز کی آسان ہی ای شمیم
تقدیر جو بگڑی تو بنائے نہین جاتی

گر عاشق شیدا تری ای یار نہوتی
اس رنج و مصیبت مین گرفتار نہوتی

گر زلف سیہ جیو کی گنہگار نہوتی
عشاق مین مشہور سیہ کار نہوتی

دل لیکی وہ دلداریان کرتا جو ہماری
اوس شوخ سی ہرگز کبھی بیزار نہوتی

دیکھا جو مجھی کہتی ہین سو درد کی اطبا
عاشق جو نہوتا تو یہ آزار نہوتی

کرتا نہ تامل کبھی بوسہ کی طلب مین
گلبرگ سی نازک جو وہ رخسار نہوتی

سو رہتی اگر ہم تجھی آغوش مین لیکر
پھر حشر کی بھی شور سی بیدار نہوتی

ملتی نہ کبھی تجھسے اگر جانتے ایسا
دل دیکی ہم اسطرح سے ناچار نہوتی

[illegible]

دیکھتی ہین جو کبھی ہم تو پھسلتی ہی نگاہ
اسکی چہری کی بہلا ایسی صفائی ہوگی

خون دل ساتھ ہی اشکون کی نکل آتا ہی
اوس نگہ نی کوئی تلوار لگائی ہوگی

سب یہ سینہ بہت ہی درد سی ہون
کبھی ای بخت رسا یون بھی رسائی ہوگی

پھر گیا ہی مری نظرون مین جو بانکپن
غیر کو تونی مسی لب کی دکہائی ہوگی

جو مری ہنسی اوڑہائی ہین صنم سہی ای شرم
لذت وصل کبھی اونی نہ یہ پائی ہوگی

سامنی غیرون کی آ کروگی تو لڑائی ہوگی
اونسی گر ہوگی کدر تو صفائی ہوگی

پھنس گیا ہی تری گیسو مین دل ابر مرا
تا قیامت نہ کبھی اسکی رہائی ہوگی

نکہ دن رات ہی آیا ر اسلئی مجھکو
یار کی گہر مری کسطرح رسائی ہوگی

جھڑکیان دیتا ہی وہ گالیان باہ شب و روز
یہ ادا یار کی ای دل تجھی بھائی ہوگی

جیل ملا لاکو جو قاتل ہین جو مجھکو سو ہی
کیا کریگا کوئی گر موت نہ آئی ہوگی

خون لاکھون کا کیا ہوگا ہی مجھکو یقین
مہندی جب ہاتھون مین قاتل نی لگائی ہوگی

رستا ہی محفل جانان مین رقیبون کا گذر
مین نہ اونگا جہان انکی رسائی ہوگی

جسقدر جور و جفا چاہی تو ستمگر کرلی
ہمسی ہرگز نہ تیری حق مین برائی ہوگی

دل جو فریاد سی بلبل کی اوڑا جاتا ہی
میری نالون کی مگر طرز اوڑائی ہوگی

[illegible]

رخسار کو جو تیری ہوا مین رنگ آگیا ہوا
کیا اسکا غم تمہین ہر غیرون سے شاد مان
جو جو کہ کام تم نے کیے ہین ہوے ہین سب
کرتا ہون کب بیان مین عدد خلاف زبان
نہ ہو گذارہ یان تری کس طرح سے کہین
آئی بہار جامہ دری بھی ضرور ہے
صورت کسی طرح سے تو دیکھون مین یار کے
ہر دم رہیگا نام تمہارا ہی لب پہ یان
فرمایئے تو آپ کی پہلو مین بیٹھ جائین

اس تیری گشت حسن کا مین خوشہ چین ہے
لب آب کی بلا سے مین اندوہگین سے
اک آفرین تو کیا کہون سو آفرین سے
سچی ابھی تمہین سہی جھوٹی ہمین سے
غصہ کبھی سہا کبھی چین جبین سے
دامان و جیب اگر نہین تو آستین سے
پیشِ نظر خیال ہی کی دوربین سے
کہتی ہے بیٹھیان تو لہو لنگین سے
پیاری بجای تکیہ پہلو ہمین سے

ای شرم لکھ لی دل پہ تو اب نام پنجتن
اپنی حساب بس یہی عرش برین سے

جان ہے بیقرار کیا کیجے
جو کہ غیرون کو پیار کرتا ہو
نام سے میرے وہ تو ہی بیزار
جان نثار سے کو خود ہی ہم ہوے بنا

نہین آتا ہے یار کیا کیجے
اے دل ایسی کو پیار کیا کیجے
خط کا اب انتظار کیا کیجے
زر کو اور سر نثار کیا کیجے

آیا وہ شہسوار کیا کیجے
اور ہو جائے گا ملک دیار
لکھے خط غبار کیا کیجے
کے دکھلائیں بہار داغ
او ظلم کیا وہ شکار کیا کیجے
آسمان سا طرح پھر آوہ شوخ
او پروردگار کیا کیجے

تری فراق مین مرتا ہون جلد آ او بت — خدا کی واسطی اب تھوڑی زندگانی ہے

جنازہ دیکھہ عدو کا نہ شاد ہو قاتل — جہان فانی ہی ہر اک کو موت آنی ہے

فراق جای میسر ہو اوس پری کا وصال — نیاز آج سلیمان کی ہمنے مانی ہے

ہزار جان سی نہ کیونکر ہوون شگفتہ یارو — تمہین بتاؤ یہان کون اوسکا ثانی ہے

خبر نہو مری الفت کی اک ذرا اوسکو — یہی تو بات مجھی شوخ سی چھپانی ہے

بس اتنی ہی مین تو گھبرا گیا ہی کیون ای دل — ابھی تو عشق مین آفت بڑی اوٹھانی ہے

نہ لطف اور نہ کرتا ہی مجھپہ جور و ستم — جفا ہین ہم پہ ہے نہ غیر و نہ پہ مہربانی ہے

اوٹھاؤن بار ہے دل کہا کہ اوٹھ نہین سکتا — ضعیف ایسا ہوا ہون یہ ناتوانی ہے

کہی یہ اوسی خموشی کی وجہ در پردہ — کہ پردہ دار کو لازم صدا نشانی ہے

خدا ہی جانی ہوئی اوس سے کس طرح الفت — مری اور اوسکی محبت کی اک کہانی ہے

مزا تب اوٹھی کا جب ہونگی خط پہ خط تحریر — ابھی تو اوسکی مرے گفتگو زبانی ہے

عجب نہین جو ہنسو دیکھہ کر مجھکو — کہ فرط ضعف سے ہے اور رنگ زعفرانی ہے

مین اک فقیر ہون تکیہ سیاہ کافی ہے — تمہاری واسطی تنزیب و جامدانی ہے

ہوا ہی چاہ زنخدان عشق ای یوسف — اسیکی چاہ مین اک روز جان جانی ہے

زہی نصیب جو ہم ہون مکین کربلا [illegible] — زیارت شہ دین عیش جاودانی ہے

بیوفا ہی وہ بہت چاہ نہ ایسی کو دلا — گر دیا اوسکی محبت نی تو بدنام مجہے

شہرم پیغام زبانی سے بہلا شاد ہوں کیا
اوسنی بہیجا نہ کبہی وصل کا پیغام مجہے

جب سے اوس شوخ ستمگار کی ہم یار ہوے — کیا کہین سخت مصیبت مین گرفتار ہوے

رات آ ماہ یہ وارفتہ رفتار ہوے — جیسے تارے بہی ثوابت تہی وہ سیار ہوے

لب جان بخش دکہا کر ہمین اچہا کر دے — دیکہکر نرگس بیمار کو بیمار ہوے

کچہ رقیبوں نے سکہایا ہے مقرر کہ جدا — پاس آ بیٹہنی سے تم میری بیزار ہوے

تو بہی کہتا تہا کہ ہم تجکو نہ چہوڑینگی کبہی — اب وہ اگلی تہی کیا قول و اقرار ہوے

پانو [illegible] جسے کیونکر نہ بہری دل اپنا — ایک ہرجائی کی وارفتہ رفتار ہوے

نکہت گیسوی مشکین جو ادہر سے آئی — [illegible] زلف [illegible] بیدار ہوے

شعلہ حسن سے پہر اتنو گرا دے سب کی — ہم بہی موسی کی طرح طالب دیدار ہوے

غیر سے ہنسکے رلایا مجہے ای شیرین لب — مین گہر بار ہوا تم جو شکر بار ہوے

گل رخسار ترا دیکہ کے بلبل نی کہا — پہول انگارے اوسکی آنکہون مین [illegible] ہوے

خود فروشی سر بازار جو لائے اوسکو — مین تو کیا حضرت یوسف بہی خریدار ہوے

اک نظر بہی نہ اوسے دیکہ سکی تم ای شہرم — دل مین ارمان رہا سو تہی طالب دیدار ہوے

۷۹

نگاہ گرم سے دیکھا جو یار نے دم غسل
کباب ہو گئیں دریا میں مچھلیاں سارے

نہ کی خدا کی عبادت سوا نہ وصل صنم
ہزار حیف ہوئی عمر رائگان سارے

لکھا تھا اپنی زمین رنگ زرد کا مضمون
زمین شعر ہوئی کشت زعفران سارے

ہوئی نصیب در پیر تری جبین سائی
دعائیں ہمنے یہ کیں گھس گئی زبان سارے

زبان پہ حرف نہ مطلب کا شرم سے آیا
حکایتوں میں کٹی رات مہربان سارے

شہید کر کے مجھے بخیطا کرتی ہو کیون
لہو میں تر نظر آتی ہیں انگلیاں سارے

وہ نالے شعلہ فشان کرتی ہیں معاذ اللہ
زبان جلنے لگی ہے دم فغان سارے

غدار سرخ جو دیکھیں ترے تو گل ہو زرد
بنی چمن کی زمین کشت زعفران سارے

کیا ہے زاغ کمان کو بھی آج کیا بسمل
لہو میں ڈوب گئی ہے ترے کمان سارے

جو حال دل کہوں رو کر تو سینے کے پار ہی
کبھی تمام نہ ہوگی یہ داستان سارے

زبان تیشہ صدا کوہکن ہی کہتی تھی
یہ محنتیں ترے ہونگی رائگان سارے

زبان پہ لاؤ نہ قصہ سیاہ بختوں کا
سیاہ ہوگی ابھی آپکی زبان سارے

چڑھا ہے عارض گلگون کا عکس کیا انپر
ہوئی ہیں سرخ جو پانی کی مچھلیاں سارے

جلا دیا مجھے اس درجہ آتش غم نے
کہ شکل دل کی لگیں جلنے ہڈیاں سارے

کدھر ہے اے سگ دلدار آ غذا کے لیے
کہیں نہ آ کے ہما کھائے ہڈیاں سارے

٨١

بوسہ کا اوسکی دلا شوق ہو تو مگر جانی دے
عشق مین گذری جو کچھ پہ گذر جانی دے

اب کبھی بات سے دلا عشق نہ کر جانی دے
بہت اس کام مین ہی خون خطر جانی دے

آشیان باغ مین ہرگز نہ بناؤنگا کبھی
ای صیاد قفس سے مجھی گر جانی دے

ساتھ اشکون کے تو اب نہ لگا خون جگر
اتنا رویا مگر ای دیدۂ تر جانی دے

کل کہا اوسسے کوئی در پہ ترے مرتا ہے
ہنسکے بولا کہ بلا ہی مرے مر جانی دے

رات میں بیچ مین کس نازسی کہتا تھا وہ شوخ
شاد بس اب تو ہوا بس مجھی گھر جانی دے

کبھی کھلاتا ہی جلوہ کبھی چھپ رہتا ہی
شوخیان مجھسی یہ ای رشک قمر جانی دے

مجھسے کس نازسی کہتا ہی کہ اودن تیری
اول شام ہی گر پچھلے پہر جانی دے

مسند تا صبح کر نگاہین گریبان مگر
ذکر اوس رخ کا مگر باد سحر جانی دے

دل لگانی مین نہین نفع کسی ہی ای شرم
دیکھیو سہی ہی تری جی کا ضرر جانی دے

سو طرح سے کی ملامت اور سمجھا کر مغرور رہا
بات جو اوسنی کہی ہمنی وہی منظور رہے

کوئی پہنچا دی نو دریایان سے ...
ہی فقط اتنی تمنا اس دل رنجور کے

وہ صنم جب جلسہ مین آتا ہی ہنگام ...
سامنی اوسکی جھپک جاتی ہین آنکھین ...

آگی ان ... ہی تو تھا واقف صنم
پیچ ... سکہاتین مجھکو باتین ...

غیر وان ہی مگر کبھی وہ نہ ملی راتوں کو
دور ہی دور رہی تم نہ مری پاس آئے

ابر ہی باغ سے کیا عیش ہی گذری آتشم
آج کی شب بہت ہیکش جو مرے پاس آئے

دلربا میری ہمیشہ تری دلداری کی
تو نے ایسا ہی سدا میری دل آزاری کی

بخدا دل نہ لگا تک کبھی تجھسے ہرگز
گر خبر ہوتی مجھے تیری ستمگاری کی

اوسکو تشبیہ بھلا یار ہی دیجئے کیونکر
جسکے گھر میں ہو رگ گل ہی سوا باری کی

دلفریبی یہ تری اب میں نہ آؤنگا کبھی
یاد ہیں باتیں مجھے تیری دل آزاری کی

قتل عاشق کی لیے پھرتی ہو شمشیر بکف
تھی ایجاد نئی اب یہ طرحداری کی

اوسکو شب وصل بھول گیا کیا اے دل
تو نے اوس شوخ سے پھر ملنے کی تیاری کی

چشم بیمار نے تیری مجھے بیمار کیا
پوچھیے مجھسے نہ حقیقت مرے بیماری کی

ہم بھلا حال دل اپنا کہیں کس سے جا کر
بات سب کرتی ہیں یاں تیری طرفداری کی

ہو گیا ہے ری انداز ان تجھی سودا شاید
نقد راحت کو دیا غم کی خریداری کی

سو رہی ہا کے صنم آنیکا وعدہ کر کے
نہ رہی تمکو خبر کچھ مری بیداری کی

تیری چہرے کی مقابل ہی کہاں حور و پری
اسکا تو زیب بھلا ملتی ہی کب تاریکی

ان ... ہی سو ... شب نگہ عیاں
روز روشن نے دکھائی ہی نجھی تاریکی

کہا احمادی کا خط میں احوال
کہیں قالعد نہ خطا میر اگر ادسے

بشکل آئنہ تجھسے رہیں صاف
اگر تو خاک میں مجکو ملادے

برنگ ساغر ے ابتو ساقی
ہمارے لب سی لب جلدی ملادے

لیکے مصحف رخ کا ہوں بیمار
کوئی قرآن سکے مجکو ہوا دے

کہا میں نی کہ دی اک بوسۂ زلف
لگا کہنے سے تجھے میری بلا دے

ابھی ہو غش سے فرصت ہوش آجاے
اگر تو مصحف رخ کی ہوا دے

مسیحائی دکھانی ہے جو منظور
مری لاشی کو اک ٹھوکر لگا دے

لگا نا جی نہیں ایسے سے اچھا
تو سب باتیں ولا اوسکی بہلادے

کروں جان اپنی میں آدمی پی قربان
مری دلبر کو گر کوئی ملادے

مروں تو رنج و غم سی چھوٹ جاؤن
پیالہ زہر کا کوئی پلا دے

کہا عیسے سی اک دن میں نی جا کر
مرض ہی عشق کا مجکو دوا دے

وہ بولا تو نہیں بچنے کا زنہار
شفا تجکو مگر مشکل کشا دے

تجھی شرم و حیا جسطرح سے ہے شرم
اوسے ایسی خدا شرم و حیا دے

مسکرا کر جو بات کی اوسنے
دل کی لینی کی گھات کی اوسنے

یاد عشق سی مجنوں رہا کرتی ہیں
ذکر خال و زرہ یار سی دل روپا لہو
کہا دوسی تیغ محبت کی گئی جان آخر

دیکھ لی ہی جو تری چشم خماری ہینے
تیر سا راہی کہ کوئی کوسے اری ہینے
والیہ کہا یا تہا عجب … یہ کاری ہینے

سحر وصل نہ اسے شہر ہم نہ دار رہو لی
کی شب ہجر بہت گریہ و زاری ہینے

اب مسیحا اتر آیا ہی مبارک ہووے
تپ فرقت تھی جنہیں آگی ہیراوں … کو
حکم خالق سی مسیحائی سری مردانگی
شکر کیوں کر نکروں مین کہ مرا نسخہ …
فضل سی حق کی آگی موسم بحرانی …
ہاتف غیب نے آ … مری …
تہا لقب … تو مشہور حکیم … ذرہ
آکی پھر شہر مین … گشتہ
سرزمین ہند کی رشک فلک … مرتبہ
کیوں نہو دست شفا و سکو جو حاکم

وان یہ خالق نی دکھایا ہی مبارک ہووے
شہرت … بلایا ہی مبارک ہووے
… بلایا ہی مبارک ہووے
شہر … دلایا ہی مبارک ہووے
موسم وصل اب آیا ہی مبارک ہووے
مژدہ … سنایا ہی مبارک ہووے
… کہایا ہی مبارک ہووے
شہر کنعان کو بسایا ہی مبارک ہووے
چرخ سی ماہ اتر آیا ہی مبارک ہووے
اور شفاخانی سی لایا ہی مبارک ہووے

مطلع

بلبل کو اہی حال یہ ہی وجد کا مقام | گل کو ہزار جان سی ہاتی ہی مہربان
کچہ کم نہین ہی اب وہ نسیم بہار سے | باد خزان ہوئی ہی ہواخواہ بوستان
باندہا ہی ہی تار نفس سے ہزار نے | شیرازۂ رسالۂ اوراق بوستان
تا پاتال تک پہنچ گئی جڑ ہر درخت کی | دیکہو نہال باغ کی ریشہ دوانیان
دیکہی جو یہ بہار تو حیرت ہوئی مجہے | کیون ہو گیا ہی سارا جہان رشک بوستان
ناگاہ آئی کان مین میرے صدای غیب | بتلاؤن تجکو اسکا سبب تا ہو شادمان
عیان ایک ایسا عادل عالی وقار ہے | اوسکی بہار عدل سی عالم ہی بوستان
چارون طرف یہ اوسکی عدالت کی دہوم ہی | باقی رہا جہان مین نہ ظلم کا نشان
جو آیا دادخواہ ہوا دم مین کامیاب | ایسا ہی وہ معین و مددگار بیکسان
یہ سنکے شاد ہو گیا میرا دل ملول | فرط نشاط و عیش سی گویا ہوئی زبان
مطلب جو اپنی دل کی ہین وہ سب آ ملینگی | صد شکر لائی بخت رسا لکہنؤ سی یان
کردیگا شادمان یہ مجہی صاحب کرم | ہے قدردان دادِ دہ و عادل زمان
ای شرم لکہہ قصیدۂ رنگین صفت مین تو | مطلع پڑہ اب حضور مین تو ہو کی شادمان

قصیدہ

ای صاحب عطا و مددگار بیکسان | سرسبز تیری فیض سی ہی گلشن جہان

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ نسخۂ عجب [illegible]
نسخۂ دیوان فصاحت بیان
شمس الشعراء [illegible] صاحب
متخلص بہ نظم حسب فرمایش
ناسخ گرامی جناب حافظ
محمد عبد الستار خان صاحب
سلمہ اللہ السامی در مطبع
خاص گلشن محمدی
واقع شہر لکھنؤ محلہ سعادت
گنج باہتمام مصاحب علی
و شیخ الٰہی بخش صاحب

[illegible] اقلیم ساتوں ہوں یہ زبان [illegible]
جہان

تلوار تیری میان سی باہر جو ہوگئی — دشمن وہاں زخم سے کہتی ہیں الاماں
اس طرح جہ کاٹ ہی تری شمشیر تیز کا — کٹتی ہیں اوسکی سایہ سی سرہای دشمنان
برسائی مینہ لہو کا یہ بجلی سی ہی غضب — نکلی کبھی جو میان سے شمشیر خون چکان
جلاد آسمان جو ترے تیغ دیکھ لے — گاڑو زمین کی طرح زمین میں ہو وہ نہان
اقلیم ساتوں جیسے لیں سات دن میں تو — جھک جائیں خوف سی تری آگی سر شہان
ہی عاقل و مدبر و بحر عطا و جود — فریاد رس ہی اور مددگار بیکسان
ہر یک ہوا ہی تیری عنایت سے کامیاب — مقصد برآئی سب کا ہی ای عادل زمان
لائی ہی رنج دیکھی یہاں گردش فلک — تو اپنی عدل و فیض سی کر مجکو شادمان
تیری بہار عدل و کرم ہو اگر معین — ہو وی گل مراد مرا رشک بوستان
ای دستگیر خلق مددگار ہر ضعیف — ای صاحب عطا و کرم عادل زمان
مقصود دل برآئیں ابھی گر نگاہ لطف — لایا ہی شہرہ دادرسی کا تری یہان
کر جلد کامیاب عنایت سی اپنی تو — تا جاؤں آگری سی میں ہوکی شادمان
ای نظم کر دعا یہ قصیدے کو ختم تو — آئی دعا جو لب پہ تو آمین کہی زبان
یارب یہ جب تلک کہ رہیں ماہ و آفتاب — یارب یہ جب تلک کہ رہیں ساتوں آسمان
جب تک رہی بہار و خزان ریاض دہر — سرسبز جب تلک کہ رہی گلشن جہان

[illegible]